سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

بدھ، 24-اگست 2016

(یوم الاربعاء، 20-ذیقعد 1437ھ)

سولھویں اسمبلی: تیئیسواں اجلاس

جلد 23: شمارہ 3

195

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24-اگست 2016

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات زراعت، اطلاعات وثقافت اور امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2016 (16 بابت 2016)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم) ایگریکلچر، فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی پنجاب 2016

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) ایگریکلچر، فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی پنجاب 2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ آرڈیننس بچوں کی ملازمت پر پابندی پنجاب 2016

ایک وزیر آرڈیننس بچوں کی ملازمت پر پابندی پنجاب 2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2016 (14 بابت 2016)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5۔ آرڈیننس (تیسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016

ایک وزیر آرڈیننس (تیسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

196

مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2016

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی پنجاب 2016

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی پنجاب 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون ہوم اکنامکس یونیورسٹی لاہور 2016

ایک وزیر مسودہ قانون ہوم اکنامکس یونیورسٹی لاہور 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2016

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

197

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

بدھ، 24۔اگست 2016

(یوم الاربعاء، 20۔ذیقعد 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَاِذۡ بَوَّاۡنَا لِاِبۡرٰهِيۡمَ مَكَانَ الۡبَيۡتِ
اَنۡ لَّا تُشۡرِكۡ بِىۡ شَيۡـًٔـا وَّ طَهِّرۡ بَيۡتِىَ لِلطَّآٮِٕفِيۡنَ وَالۡقَآٮِٕمِيۡنَ وَ
الرُّكَّعِ السُّجُوۡدِ﴿۲۶﴾ وَاَذِّنۡ فِى النَّاسِ بِالۡحَجِّ يَاۡتُوۡكَ رِجَالًا وَّعَلٰى
كُلِّ ضَامِرٍ يَّاۡتِيۡنَ مِنۡ كُلِّ فَجٍّ عَمِيۡقٍ﴿۲۷﴾ لِّيَشۡهَدُوۡا مَنَافِعَ لَهُمۡ
وَيَذۡكُرُوا اسۡمَ اللّٰهِ فِىۡۤ اَيَّامٍ مَّعۡلُوۡمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمۡ مِّنۡۢ بَهِيۡمَةِ الۡاَنۡعَامِ‌
فَكُلُوۡا مِنۡهَا وَاَطۡعِمُوا الۡبَآٮِٕسَ الۡفَقِيۡرَ﴿۲۸﴾

سورة الحَجّ آیات 26 تا 28

(اور ایک وقت تھا) جب ہم نے ابراہیم کے لئے خانہ کعبہ کو مقرر کیا (اور ارشاد فرمایا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیجئو اور طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لئے میرے گھر کو صاف رکھا کرو (26) اور لوگوں میں حج کے لئے ندا کر دو کہ تمہاری پیدل اور دبلے دبلے اونٹوں پر جو دور دراز رستوں سے چلے آتے ہو (سوار ہو کر) چلے آئیں (27) تاکہ اپنے فائدے کے کاموں کے لئے حاضر ہوں اور (قربانی کے) ایام معلوم میں چہار پایاں مویشی (کے ذبح کے وقت) جو اللہ نے ان کو دیئے ہیں ان پر اللہ کا نام لیں۔ اس میں سے تم خود بھی کھاؤ اور فقیر درماندہ کو بھی کھلاؤ (28)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

نوری مکھڑا نالے زلفاں کالیاں
صدقے واری جان ویکھن والیاں
تیرے ویہڑے کھیڈے رب دا لاڈلا
واہ حلیمہ تیریاں خوشحالیاں
سوں گئی امت تے آقا جاگدا
کیتیاں لجپال نے رکھوالیاں
کی وگاڑے گا زمانہ اوس دا
جس دیاں آقا کرے رکھوالیاں
میں ظہوری صدقے سوہنے دے نام توں
ساڈیاں جس نے بلاواں ٹالیاں

سوالات

(محکمہ جات زراعت، اطلاعات وثقافت اور امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: ماشاء اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات زراعت، اطلاعات وثقافت اور امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7413 ہے۔ آپ کی رولنگ ہے کہ جس دن جس محکمے کا وقفہ سوالات ہو گا اُس کے سیکرٹری گیلری میں موجود ہوں گے لیکن مجھے محکمہ کے سیکرٹری نظر نہیں آ رہے۔

جناب سپیکر: اُس کا نوٹس میں لوں گا لیکن آپ اپنی بات کریں جو پوچھنی ہے۔ آپ سوال پوچھیں اُس کا آپ کو جواب ملے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ نے ہی کہا تھا کہ ڈیپارٹمنٹ کا سیکرٹری ایوان میں ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، یہ میں اپنے طور پر پتا کروں گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ ہمارا ابھی right ہے کہ محکمہ کے سیکرٹری ہوں تو اپنے سوالات پیش کریں کیونکہ یہ ایوان کا decorum ہے کہ جس ڈیپارٹمنٹ کے سوالات ہوں اور اس کا سیکرٹری نہ ہو تو لہٰذا ہم take up نہ کریں اس پر آپ ذرا مہربانی فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کون سے محکمے کا سیکرٹری پوچھ رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سیکرٹری لائیو سٹاک کا پوچھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا سیکرٹری لائیو سٹاک موجود ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ سوالات pending کر دینے چاہئیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جس دن سیکرٹری موجود ہوں گے اُس دن سوالات پوچھ لیں گے۔

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال لیسین): جناب سپیکر! جوابات میں نے دینے ہیں لیکن سیکرٹری صاحب کی موجودگی بالکل ضروری ہے۔ میں نے بھی صبح جب check کیا تو وہ کورٹ میں تھے اور اُن کو message convey ہو چکا ہے کہ already وقفہ سوالات ایک گھنٹہ late ہے اس لئے وہ کورٹ سے سیدھا اسمبلی ہی آئیں گے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ہمارے معزز ممبران نے جو یہاں پر point raise کیا ہے یہ valid ہے کہ سیکرٹری صاحب کو یہاں ہونا چاہئے لیکن میری request ہے کہ وقفہ سوالات بڑا قیمتی ہوتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: کیا اُن کے آنے پر اس کو pending کیا جائے؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال لیسین): جناب سپیکر! وہاں کورٹ میں ایک suo moto case تھا جس کی وجہ سے وہ کورٹ میں گئے ہیں۔ دو محکموں کے سیکرٹری وہاں پر موجود ہیں، سیکرٹری خوراک اور سیکرٹری لائیوسٹاک سپریم کورٹ کی کسی انفارمیشن کے سلسلے میں گئے ہیں۔ میں نے already ان کو یہ convey کروایا ہوا ہے کہ میں وقفہ سوالات کو continue کرواؤں گا لہٰذا آپ سیدھا اسمبلی ہی پہنچیں۔ اُن کو یہ convey ہو چکا ہے کہ ایک گھنٹہ وقفہ سوالات late ہو گیا ہے اس لئے سیدھا ہی آ جائیں۔

جناب سپیکر: آپ نے منسٹر صاحب کی بات سن لی ہے کہ متعلقہ سیکرٹری already سپریم کورٹ گئے ہیں لہٰذا مہربانی کر کے اس پر آپ اپنا سوال کریں اور وہ جواب دیں گے کیونکہ منسٹر صاحب نے ہی جواب دینا ہے سیکرٹری صاحب نے تو نہیں دینا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جس دن رولنگ دی گئی تھی اُس دن بھی منسٹر صاحب موجود تھے بلکہ اُس دن ڈپٹی سپیکر صاحب Chair کر رہے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ آپ کیا کر رہے ہیں اور میں آپ کو کیا کہہ رہا ہوں، کیا آپ سپریم کورٹ کو نہیں جانتے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پھر ان سوالات کو pending کر لیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے ساری بات بتادی ہے کہ سیکرٹری صاحب کورٹ میں پیش ہوئے ہیں اور آپ نے سیکرٹری سے سوال تو نہیں کرنا۔ میں نے منسٹر صاحب کو کہہ دیا ہے لہٰذا وہ آئیں گے اور وہ اِدھر موجود ہوں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں تو رولنگ کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ایسے ہی اس پر رولنگ نہیں ہو سکتی کیونکہ اُن کو سپریم کورٹ نے call کیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری عرض سنیں۔

MR SPEAKER: Mian Sahib! Please have your seat.

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ہم آپ کی بات مان لیتے ہیں لیکن ہماری بات بھی تو سنیں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے آپ کو اجازت نہیں دی اور صرف سوال کرنے والے کو اجازت دی ہے اس لئے آپ مہربانی کریں۔ امجد علی جاوید صاحب! آپ اپنا سوال کریں جو کرنا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7413 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسری سے متعلقہ تفصیلات

*7413: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی پالیسی کے تحت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی تمام یونین کونسلز میں ویٹرنری ہسپتال یا ڈسپنسری موجود ہے تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ب) اس ضلع کی جن یونین کونسلز میں ویٹرنری ہسپتال یا ڈسپنسری موجود نہیں ہے کیا حکومت وہاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) جن ڈسپنسریز یا ویٹرنری ہسپتالوں میں استعداد سے زیادہ جانور آتے ہیں کیا حکومت ان کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(د) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ لائیو سٹاک کی ترقی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ہ) کیا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جانوروں کے علاج کے لئے محکمہ کے پاس موبائل یونٹ بھی ہیں اگر ایسا ہے تو ان کی تعداد اور ان میں فراہم کردہ سہولیات کی تفصیلات ایوان میں فراہم کی جائیں؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) یہ درست نہ ہے۔اس وقت حکومت کی کوئی ایسی پالیسی نہ ہے۔ محکمہ کی پالیسی کے مطابق ہر 10 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک ویٹرنری ادارہ ہونا چاہیے۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل 85 یونین کونسلز ہیں۔ ہر یونین کونسل میں ایک ویٹرنری اادارہ کام کررہا ہے۔اس وقت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 155 ویٹرنری ادارہ جات کام کررہے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

ویٹرنری ہسپتال	20
ویٹرنری ڈسپنسریاں	26
ویٹرنری سنٹر	60
اے آئی سنٹر	05
اے آئی سب سنٹر	42
پولٹری سنٹر	02

(ب) کیونکہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی تمام یونین کونسلز میں ویٹرنری ادارہ جات موجود ہیں لہٰذا وہاں نئے ادارے بنانے کی ضرورت نہ ہے۔تاہم تمام ہسپتال اور ڈسپنسریاں ضلع میں موجود لائیوسٹاک پاپولیشن کی ضرورت کے مطابق ہیں۔

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جن ویٹرنری ہسپتالوں میں استعداد سے زیادہ جانور علاج کے لئے آتے ہیں ان میں ویٹرنری ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ، گوجرہ اور پیر محل شامل ہیں ان کو ماڈل ویٹرنری ہسپتال کا درجہ دے دیا گیا ہے ان کی اپ گریڈیشن کے لئے حکومت پنجاب نے فنڈز جاری کردیئے ہیں ان کی تعمیر کا کام تیزی سے جاری ہے۔

(د) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں لائیوسٹاک کی ترقی کے لئے محکمہ نے جو اقدامات اٹھائے ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ غریب وبیوہ خواتین کے لئے جانوروں کی مفت تقسیم
2۔ موبائل ویٹرنری ڈسپنسریز کا قیام
3۔ پیراویٹرنری سٹاف کے لئے موٹر سائیکل کی تقسیم
4۔ ادویات کی وافر مقدار میں فراہمی

5۔ ماس ویکسینیشن پروگرام (تمام جانوروں کی مفت ویکسین کا پروگرام)
6۔ جانوروں میں کرم کش ادویات کی مہم
7۔ دیہی علاقوں میں پولٹری یونٹس کی تقسیم
8۔ کٹا بھینس بچاؤ اور کٹا فربہ کرنے کی سکیم جس میں کٹا بھینس بچاؤ کے لئے 6500 روپے اور کٹا فربہ کرنے پر 4000 روپے لائیوسٹاک بریڈرز کو فراہم کرنا۔
9۔ فارمرز کی سہولت کے لئے محکمہ کی ہیلپ لائن 9211-08000 کا اجراء

(ہ) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جانوروں کے علاج کے لئے محکمہ لائیوسٹاک نے دو موبائل یونٹ قائم کئے ہیں جن میں ایک یونٹ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ اور تحصیل گوجرہ کے لئے ہے جبکہ ایک یونٹ تحصیل پیر محل اور تحصیل کمالیہ کے لئے ہے ان میں جانوروں کی ویکسینیشن، علاج معالجہ، جدید طریقہ افزائش نسل اور مع عملہ تمام سہولیات موجود ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ:

"کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی پالیسی کے تحت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی تمام یونین کونسلوں میں ویٹرنری ہسپتال یا ڈسپنسری موجود ہے، تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟"

اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ:

"یہ درست نہ ہے اور اس وقت حکومت کی کوئی ایسی پالیسی نہ ہے۔ محکمہ کی پالیسی کے مطابق ہر 10 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک ویٹرنری ادارہ ہونا چاہئے۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل 85 یونین کونسلیں ہیں اور ہر یونین کونسل میں ایک ویٹرنری ادارہ کام کر رہا ہے۔ اس وقت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 155 ویٹرنری ادارہ جات کام کر رہے ہیں۔"

جناب سپیکر! میری معلومات کے مطابق یہ جواب ٹھیک نہیں ہے اور تمام یونین کونسلوں میں ویٹرنری کے ادارے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! پہلے تو میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس request کو consider کیا ہے اور Question Hour start ہوا۔ اب ان کے سوال کی طرف آتا ہوں۔ انہوں نے سوال خود ہی پڑھا ہے اور میں بھی اسے پڑھ دیتا ہوں کہ:

"تمام یونین کونسلوں میں ویٹرنری ہسپتال یا ڈسپنسریاں موجود ہیں"؟

ان کا سوال یہ ہے اور جواب میں کہا گیا ہے کہ:

"یہ درست نہیں ہے۔"

جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ نے خود ان کی بات کو تسلیم کیا ہے کہ درست نہیں ہے مگر یہ پورا جواب بھی ذرا پڑھ لیں کہ ہم نے یہ کہا ہوا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کی یہ پالیسی ہے کہ ہر دس کلو میٹر کے بعد ڈیپارٹمنٹ نے ویٹرنری facilities دینی ہیں۔ یہ نہیں کہا کہ یہ mandatory ہے کہ وہاں پر ہسپتال یا ڈسپنسری دینی ہے۔ اس کے علاوہ بھی ویٹرنری سنٹرز ہوتے ہیں، A.I سنٹرز ہوتے ہیں اور A.I سب سنٹرز ہوتے ہیں۔ ہمارا claim یہ ہے کہ یہ موجود ہیں۔ ہم نے یہ claim نہیں کیا کہ وہاں پر ہسپتال یا ڈسپنسری ہونا ضروری ہے۔ میرے لئے معزز ممبر بڑے قابل احترام ہیں، پچھلے اجلاس میں جب Question Hour ہوا تھا تو میں نے لائیو سٹاک کی details بتائی تھیں تو غالباً میرے یہی بھائی تھے جنہوں نے objection کیا تھا کہ نہیں جی۔ منسٹر صاحب جو کہہ رہے ہیں میں اس سے differ کرتا ہوں تو آج میں پھر ان باتوں کو repeat کرتا ہوں کہ ان کی demand ہے اور حق ہے کہ یہ سوال کریں لیکن ڈیپارٹمنٹ کا اپنا استحقاق ہے کہ وہ پالیسی کیا بناتا ہے۔ محکمہ کی پالیسی یہ ہے کہ ویٹرنری ہسپتال یا ڈسپنسریاں جو موجود ہیں یا جو ان کا سوال ہے کہ ہر یونین کونسل میں موجود ہیں کہ نہیں، تو محکمہ کی پالیسی یہ ہے کہ ہر یونین کونسل میں facility دینے کی بجائے اسے موبائل facility کا نام دے دیا ہے۔ پچھلے سیشن میں Question Hour تھا تو مجھے یاد ہے کہ جب میں نے جناب کے سامنے یہ بات کی تھی کہ ہم موبائل ڈسپنسریاں اور ہسپتال کے concept کو introduce کروانے جا رہے ہیں جس کے لئے میں نے تعداد بھی بتائی تھی کہ ہم 100 کے قریب گاڑیاں، نئی گاڑیاں نہیں بلکہ پرانی گاڑیوں کو renovate کر کے ہسپتال یا ڈسپنسریوں کی تمام facilities ان میں ڈال کر انہیں موبائل کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں غالباً کا لفظ بار بار استعمال کرتا ہوں کہ یہی میرے بھائی تھے جنہوں نے کہا تھا کہ نہیں جی، ہمیں تو کوئی موبائل گاڑی نظر نہیں آتی۔ آج الحمد للہ ہم جب دو ماہ بعد یہاں پر کھڑے ہیں

تو آپ کو چلتے پھرتے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں نظر آتی ہیں کیونکہ موبائل گاڑیوں کو yellow colour کر کے ان پر بڑے animals کی shape بنائی گئی ہیں جس کی وجہ سے وہ گاڑیاں چھپتی نہیں ہیں اور پچھلے دس کلو میٹر سے ہی نظر آ جاتی ہیں جبکہ ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ دس کلو میٹر تک اس سہولت کا ہونا ضروری ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ یہ بہت اچھی چیز ہے اور گاڑیوں کی تعداد بڑھانے کے لئے کہا گیا تو وزیر اعلیٰ نے ان کی تعداد بڑھا کر 200 کر دی ہے کہ 200 موبائل ہسپتال اور ڈسپنسریاں بنائی جائیں۔ اس میں ضرورت نہیں ہوتی کہ اگر کسی یونین کونسل میں وہ missing facility ہے۔ میں کہہ رہا ہوں کہ missing نہیں ہے اور اگر missing ہے تو وہ موبائل وین جو ہسپتال یا ڈسپنسری ہے جو کہ کسی بھی جگہ پر جا سکتی ہے اور demand base پر وہاں جا سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے موٹر سائیکلوں کا concept بھی introduce کروایا جن کے پیچھے کیریئر بنے ہوئے ہیں اور انہیں تمام ممکنہ facilities provide کی ہیں۔ مختلف چھوٹے instruments سے لے کر ice bag اس کی میڈیسن اور ویکسینیشن وغیرہ موٹر سائیکلوں کو بھی دی گئی ہیں۔ آج میں یہاں پر بات کر رہا ہوں تو صبح جب میں نے محکمہ سے بریفنگ لی تو اس وقت یہ موٹر سائیکلیں پانچ سے چھ ہزار کے درمیان distribute ہو چکی ہیں، urban side کی بات نہیں کر رہا جو rural side پر demand base پر ڈویژن کی گئی ہے جس کا ہمیں بڑا positive feedback بھی مل رہا ہے اور اس کے نتائج بھی بڑے اچھے آ رہے ہیں اور کسان اور مویشی پالنے والے بھی اس پروگرام کو appreciate کر رہے ہیں کہ پہلے انہیں ویٹرنری سنٹر جانا پڑتا تھا اور وقت بھی دینا پڑتا تھا لیکن اب ہم نے ٹال فری نمبر دیا ہوا ہے جس پر وہ فون کرتے ہیں تو ان کے doorstep پر یہ facility مل جاتی ہے۔ اس کا ہمارے پاس ریکارڈ بھی ہے اور اگر کوئی ممبر سوال کرنا چاہے تو میں وہ ریکارڈ سوال کی بنیاد پر دے سکتا ہوں کہ کتنی ویکسینیشن ہو گئی اور اس میں کیا بہتری ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ہم نے آپ کی ماشاء اللہ لمبی چوڑی اچھی بات سنی ہے۔ اب ادھر سے ضمنی سوال آ رہا ہے کیونکہ اس بات سے ان کی ابھی تسلی نہیں ہوئی ہے اس لئے ذرا ان کے سوال کا جواب دینا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جو حالات بتائے ہیں یقیناً اس میں بہتری آئی ہے اور ڈیپارٹمنٹ میں کافی steps ایسے لئے گئے ہیں جو نظر آتے ہیں لیکن بات اس سوال کی ہو رہی ہے جس پر ہم نے بات کرنی ہے۔ منسٹر صاحب نے جو کہا کہ یہ "درست نہ ہے"۔ یہ پالیسی کی بات ہے۔ میں

نے پالیسی کا پوچھا تھا تو انہوں نے کہا کہ پالیسی نہیں ہے۔ ٹھیک ہے اور next ہمیں بتایا کہ ہر یونین کونسل میں ایک ویٹرنری ادارہ کام کر رہا ہے تو میں اس پر بات کر رہا ہوں کہ میری معلومات کے مطابق ایسی یونین کونسلیں ہیں جن میں کوئی ادارہ کام نہیں کر رہا۔ انہوں نے جو سہولیات فراہم کی ہیں میں تو ان پر بات ہی نہیں کر رہا بلکہ میں relevant بات کر رہا ہوں کہ اگر یہ درست ایسے ہی ہے تو منسٹر صاحب کہیں کہ جو ہم نے لکھا ہے، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر! میں پھر اس کی detail بتا دوں اور میں لے آؤں۔ اگر نہیں ہے تو تسلیم کر لیں کہ ٹھیک ہے، نہیں ہوگا۔ بس اتنی سی بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! آپ ماشاء اللہ خود اس ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر رہے ہیں اور اس ایوان کے custodian ہیں تو میں سمجھ نہیں سکا کہ معزز ممبر نے کیا بات کی۔ ہم تو جوابدہ ہیں کہ بہتری ہوئی ہے کہ نہیں؟ میں ان کا ایک بار پھر شکر گزار ہوں کہ انہوں نے خود کہا ہے کہ واقعی بہتری ہو رہی ہے اور اس پر بڑی انوسٹمنٹ بھی ہو رہی ہے تو کیا اس کے بعد ہم صرف لفاظی پر ہی رہیں گے؟ اگر اس کے باوجود بھی سوال کا جواب ہی چاہتے ہیں تو میں انہیں بڑے ادب کے ساتھ گزارش کروں گا کہ یہ Question Hour complete ہوتا ہے تو میرے معزز بھائی مجھے اس یونین کونسل کا بتا دیں تو میں انہیں ensure کرواؤں گا کہ وہاں پر facilities، ہاں اگر وہاں پر انفراسٹرکچر ہے تو demand base پر اگر اس کو اپ گریڈ کروانا چاہتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ وہ اس بات کی طرف نہیں جا رہے۔

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! وہ لفاظی پر جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ آپ کو ایسی بات نہیں بتائیں گے انشاء اللہ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے یہ کہا ہے کہ ہر یونین کونسل میں ایک ویٹرنری ادارہ کام کر رہا ہے تو اس کے متعلق وہ پوچھ رہے ہیں۔

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں نے ایک گزارش کی ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی یہی ہے کہ ہر دس کلومیٹر کے بعد جو ہم نے لکھا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جو آپ نے لکھ دیا وہ ٹھیک ہے۔

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! ہر دس کلو میٹر کے بعد facility ہونا mandatory ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے، چونکہ میرے لئے یہ زیادہ قابل احترام ہیں اور ڈیپارٹمنٹ کی یہ لکھی ہوئی چند لائنیں شاید کم ہیں تو اگر ایسا ہے تو مجھے یہ بتائیں۔ ہم انہیں دونوں options بتا دیتے ہیں کہ اگر وہاں پر ہم نے موبائل وین بھیجنی ہے تو وہ بھیج دیتے ہیں اور اگر وہاں پر انفراسٹرکچر ہے اور اس میں کچھ inject کرنا ہے تو وہ کروا دیتے ہیں، اگر سوالوں کے جواب کی ہی بات کرتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز(ب) میں بڑی وضاحت و صراحت کے ساتھ لکھا گیا ہے کہ ویٹرنری ادارہ جات موجود ہیں۔ میں تو صرف یہ بات کر رہا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ اپنی انفارمیشن درست کرے وہ غلط انفارمیشن ایوان میں pass نہ کرے۔ میں تو صرف یہ کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! آپ تھوڑا سا common sense سے کام لیں اور مہربانی کریں۔ محکمہ کا پہلے تقریباً ہر یونین کونسل میں ایک ایک ویٹرنری سنٹر تھا لیکن اب یونین کونسلوں کی تعداد زیادہ ہو گئی ہے تو محکمہ نے اپنی پالیسی دس کلو میٹر کے لئے کر دی ہے اور یہ ہر جگہ کچھ نہ کچھ کرتے ہیں جسے آپ بھی دیکھ رہے ہیں اور ہم بھی دیکھ رہے ہیں۔ اس میں بہتری آئی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آپ نے درست بات سمجھ لی ہے تو آپ کے الفاظ منسٹر صاحب کہہ دیں تو بات ختم ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سن لیں ان کی نہ سہی۔ مہربانی آپ کی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز(ج) میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جن ویٹرنری ہسپتالوں میں استعداد سے زیادہ جانور علاج کے لئے آتے ہیں ان میں ویٹرنری ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ، گوجرہ اور پیر محل شامل ہیں، ان کو ماڈل ویٹرنری ہسپتال کا درجہ دے دیا گیا ہے تو عام ہسپتال اور ماڈل ہسپتال میں کیا فرق ہے اور یہاں پر کیا مختلف سہولتیں ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! ان کا یہ حلقہ ہے اور ان کا concerned بھی جائز ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں workload بھی زیادہ ہے۔

میں نے ابھی آپ سے پہلے گزارش کی ہے کہ حکومت کی پالیسی ہے کہ لائیو سٹاک کو لے کر ہمارے پاس جو انفراسٹرکچر موجود ہے اس میں ہم انوسٹمنٹ سے تھوڑا ساavoid کر رہے ہیں اور ہم نے موبائل facility پرfocus کیا ہوا ہے تو حکومت کی priority یہ ہے جس کے ہمیں positive results بھی موصول ہوئے ہیں۔ معزز ممبر کا جو سوال ہے کہ ماڈل ویٹرنری ہسپتال میں جو missing facilities تھیں، پہلے اس چیز کو تسلیم کیا ہے کہ وہاں پر workload زیادہ ہے، وہاں پر جو required facilities تھیں اور وہ missing تھیں، ان کو fulfill کیا گیا ہے۔ یہ تو ماڈل ہسپتال بنانے کے حوالے سے ہے اور ایک چیز کہ ہر ضلع میں ہم نے ایک موبائل وین کا plan کیا ہے اور ایک موبائل وین دی ہے۔ چونکہ لائیو سٹاک کے حوالے سے workload زیادہ ہے تو ابھی میں جب یہاں پر اپنے بھائی کے سوال کا جواب دے رہا ہوں تو ہم نے workload کو دیکھتے ہوئے دو وین وہاں پر depute کر دی ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں نے پہلے بھی بات کی ہے کہ جہاں پر لائیو سٹاک کا workload ہے وہاں پر نہ صرف موبائل وینز کو موبائل کیا جائے گا اور اُس کے ساتھ اگر وہاں پر کوئی facilities already exist کر رہی ہے، وہاں پر کوئی ڈسپنسری موجود ہے، ہسپتال موجود ہے تو اُس کو بھی strengthen کیا جائے گا، اُس workload کو divide کرنے کے لئے اسی وجہ سے یہاں پر دونوں چیزیں ڈیپارٹمنٹ نے لکھ کر دی ہیں کہ یہاں پر جو ہسپتال already exist کر رہا ہے اُس کو model declare کیا گیا ہے اور model کا مطلب میں نے بتا دیا ہے۔ اگر وہاں پر کوئی facility تھی اور وہ missing تھی تو اُس کو fulfill کیا گیا ہے۔ اگر وہاں پر کوئی سٹاف تھا veterinary officer سے لے کر veterinary helper تک تو اُس کو بھی مکمل طریقے سے ensure کیا گیا ہے کہ پورا ڈیپارٹمنٹ وہاں پر ہو اور ساتھ ہی اُس کو سپورٹ کے لئے دو موبائل وین بھی دے دی گئی ہیں۔ ہماری جو پالیسی ہے ہم نے شروع میں initial stage پر ایک وین دینی ہے وہاں پر دو وین دی گئی ہیں۔ اس چیز کو realize کیا گیا ہے کہ اس کی جو چار تحصیلیں ہیں یہاں پر mention ہیں اُن میں ٹوبہ ٹیک سنگھ، گوجرہ پیر محل، کمالیہ چونکہ وہاں پر بہت زیادہ workload ہے اس لئے ہم نے یہاں پر دو موبائل وین depute کی ہیں ہسپتال کا میں نے بتا دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ جو ماڈل ہسپتال ہے اُس میں ہر ماڈل ہسپتال میں دو وینز فراہم کر دی گئی ہیں کیا یہ ensure کرتے ہیں کہ چار ماڈل ہسپتال ہیں اس

کا مطلب ہے کہ آٹھ وینز ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہوں گی۔اب یہ آٹھ وینز ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہیں اس کا ذرا بتا دیں؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں نے یہ نہیں کہا۔

جناب سپیکر: انہوں نے آٹھ نہیں کہا آپ دیکھیں چار کون سے ہیں ٹوبہ ٹیک سنگھ، گوجرہ اور پیر محل تین کی بات انہوں نے کی ہے آپ کہاں سے چار کہہ رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پیر محل بھی ہے۔

جناب سپیکر: ٹوبہ ٹیک سنگھ، گوجرہ اور پیر محل تین ہوئے آپ چار کہاں سے کہہ رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! sorry تین ہیں۔

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں نے یہ کہا بھی نہیں کہ ان کی تمام تحصیلوں میں دو دو وین دے دی ہیں۔ میں نے ان کو کہا ہے کہ دو پارٹ میں یہ سوال ہے، ایک تو خود میں نے اپنے طور پر کہا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے کیا ہے کہ ان کا جو ماڈل ہسپتال ہے اُس کو ماڈل بنا دیا گیا ہے انہوں نے ماڈل کا پوچھا کہ ماڈل کا کیا فرق ہے تو میں نے ان کو فرق سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ اُس کے بعد میں نے ان کو additional بتایا ہے کہ یہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے اور میں یہ اربن سائڈ کی بات نہیں کر رہا۔ ہر ضلع میں ایک ایک موبائل وین دی ہے کیونکہ یہاں پر ان تحصیلوں میں جو ہم نے لکھی ہیں ٹوبہ ٹیک سنگھ، گوجرہ اور پیر محل وغیرہ یہاں پر workload زیادہ ہے یہاں پر ایک کی بجائے دو موبائل ہسپتال وہ equally important ہوتے ہیں کسی بھی ہسپتال میں وہی facilities ہیں جو موبائل وین یا جو ہمارے ہسپتال یا ڈسپنسری میں ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے یہ نہیں کہا کہ ہر تحصیل میں دو دو وین دے دی گئی ہیں اُس پر آپ گن کر بتا رہے ہیں کہ چھ موجود ہیں ایسی بات میں نے نہیں کی۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی بہت شکریہ۔ اگلا سوال جناب احمد خان بھچر آپ کا ہے جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7499 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع میانوالی: جعلی ادویات اور کھاد کی فروخت سے متعلقہ تفصیلات

*7499: جناب احمد خان بھچر: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں اوران دفاتر میں کیا خدمات سرانجام دی جاتی ہیں؟

(ب) کیااس ضلع میں جعلی اور غیر معیاری ادویات اور کھادوں کی روک تھام کے لئے محکمہ زراعت کا کوئی ادارہ / شعبہ اور ملازمین کام کررہے ہیں اگرہاں توان کے نام اور عہدہ جات کیا ہیں؟

(ج) یکم جنوری2015 سے آج تک کتنے زرعی ادویات اور کھاد ڈیلر کے خلاف جعلی اور غیر معیاری ادویات اور کھاد فروخت کرنے پر قانونی / محکمانہ کارروائی کی گئی، ان ڈیلر کے نام اور شہر کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) کیاحکومت کے علم میں ہے کہ اس ضلع میں غیر معیاری اور جعلی ادویات و کھاد کی فروخت عام ہیں حکومت اس سلسلہ میں کیااقدامات اٹھانے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیرزراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ زراعت کے کل چوبیس دفاتر ہیں۔ جائے مقام اور خدمات کی شعبہ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع میانوالی میں جعلی اور غیر معیاری زرعی ادویات اور کھادوں کی روک تھام کے لئے محکمہ زراعت کے شعبہ توسیع اور شعبہ پیسٹ وارننگ کے درج ذیل ملازمین کام کررہے ہیں ان کے نام اور عہدہ جات کی تفصیل اس طرح سے ہے:

نام	عہدہ	تحصیل
ملک محمد اعجاز	ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع)	میانوالی
محمد طارق محمود	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع)	میانوالی
ملک محمد نواز	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع)	پپلاں
نذیر احمد آسی	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع)	عیسیٰ خیل
ذوالفقار علی	اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (پلانٹ پروٹیکشن)	میانوالی

(ج) یکم جنوری2015 سے آج تک زرعی ادویات کے کل 261 نمونہ جات حاصل کئے گئے جن میں دو نمونہ جات غیر معیاری پائے گئے جس پر متعلقہ افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کرواکر قانونی کارروائی شروع کی گئی جبکہ کھادوں کے 54 نمونہ جات لئے گئے جن میں سے

کوئی بھی نمونہ unfit نہ ہوا۔ بہر حال یوریا کھاد مہنگی بیچنے پر 42000 روپے جرمانہ اور ایک ایف آئی آر درج کروائی گئی۔

اس کے علاوہ درج بالا عرصہ کے دوران دو عدد چھاپے مارے گئے جن میں غیر قانونی ادویات کی فروخت پر دو دکانداروں کے خلاف ایف آئی آر درج کر کے ملزمان کو گرفتار کروایا گیا۔ تفصیلات (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ ضلع میانوالی میں غیر معیاری اور جعلی زرعی ادویات و کھاد کی فروخت عام ہے۔ ضلع بھر میں تعینات چار انسپکٹران قانون کے تحت بھرپور کارروائی کرتے ہیں اس کے علاوہ ضلعی سطح پر ٹاسک فورس کمیٹیاں بنائی گئی ہیں جو ڈی سی او کی زیر نگرانی کام کرتی ہیں تاکہ زمینداروں کو معیاری کھادیں اور زرعی ادویات بآسانی مل سکیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! سوال کا جز (ج) ہے اس میں جواب یہ دیا گیا ہے کہ 261 نمونہ جات حاصل کئے گئے ہیں جس میں دو نمونہ جات ادویات کے غیر معیاری پائے گئے ہیں اور اس کے ساتھ ہی یوریا مہنگی بیچنے پر 42ہزار روپے جرمانہ اور ایک ایف آئی آر درج کرائی گئی ہے تو میں معزز منسٹر سے یہ گزارش کروں گا کہ میری اطلاع کے مطابق یہ جو ایک ایف آئی آر والی اطلاع ہے یہ غلط ہے ایف آئی آر اس سے زیادہ بھی درج ہوئی ہیں اور ایگریکلچر کا جو محکمہ ہے وہ باہمی رضامندی سے اُن ایف آئی آر کو تھانے سے مل کر withdraw کر لیتے ہیں کھاد مہنگی بیچنے پر جرمانہ 42ہزار ہے تو اس میں زیادہ سے زیادہ جرمانے کی حد کیا ہے؟ یہ پنجاب گورنمنٹ کی priority ہے کہ کسان کو facilitate کیا جائے تو اس کی پوری سزا اگر منسٹر صاحب بتادیں کہ 42ہزار کیا یہ bottom line ہے یا اس کی اور بھی کوئی سزا اس میں تجویز ہوئی ہے اگر ہوئی ہے تو پھر وہ کیوں نہیں دی گئی؟ یہ بہت بڑا ظلم ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ پہلے تو انہوں نے جو ایک جز پوچھا ہے تو اُس کو میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ صحیح ہے۔ میرے پاس اس کی latest information ہے جو میں اپنے بھائی کے ساتھ share کر لیتا ہوں، fertilizer پر ایک نہیں تین ایف آئی آرز ہیں یہ میں نے آج صبح ڈیپارٹمنٹ سے detail لی ہے یہ مجھے خود حیرانی تھی کہ ایف آئی آر

کم بتائی گئی ہیں اس سے زیادہ ہوں گی تو ڈیپارٹمنٹ سے probe کرنے میں پتا چلا ہے کہ تین ایف آئی آر ہیں۔

جناب سپیکر: اگر اس میں کوئی ملاوٹ نہیں کرتا اور آپ کہتے ہیں کہ ضرور اس کے پرچے درج ہونے چاہئیں اگر کوئی ملاوٹ نہیں کرتا تو اس کا مطلب ہے کہ بہتری آئی ہے جو پرچہ ایک ہوا۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! پنجاب میں چودہ فیصد adulteration سے لے کر 2 فیصد تک آئی ہے یہ خادم اعلیٰ پنجاب کا وژن اور پنجاب گورنمنٹ جو کسان دوست پالیسی ہے یہ اُسی کی بدولت ہو سکا ہے تو میں اپنے بھائی کو یہ لسٹ ابھی دے دیتا ہوں جو ایف آئی آر درج ہوئی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بھائی کو نہ دیں یہ ایوان کی پراپرٹی بن چکی ہے تین ایف آئی آر ہو چکی ہیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں یقین دلاتا ہوں کہ اگر ڈیپارٹمنٹ میں کوئی ایسی کالی بھیڑ ہے کہ جس طرح انہوں نے فرمایا کہ وہ مل جل کر ایف آئی آر ختم کرتی ہیں تو میں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ ایسا نہیں ہوا تو اگر کوئی ایسا واقعہ ہو تو نشاندہی کریں ڈیپارٹمنٹ اُس پر سخت سے سخت ایکشن لے گا۔

جناب سپیکر: جی، انہیں یہ لسٹ دکھا دیں۔ منسٹر صاحب! زیادہ سے زیادہ سزا کتنی اور جرمانہ کتنا ہو سکتا ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اس بارے میں مجھے علم نہیں ہے یہ مجھے ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ کر بتانا پڑے گا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ مدیحہ رانا کا ہے سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 7688 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد:۔ ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفس سے متعلقہ تفصیلات

*7688: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر اطلاعات وثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفس فیصل آباد میں کتنا سٹاف ڈیوٹی سر انجام دے رہا ہے؟

(ب) درج بالا آفس میں کتنی منظور شدہ اسامیاں خالی پڑی ہیں ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

(ج) درج بالا آفس کے کیا فرائض ہیں اور اس آفس نے صحافیوں کو 15-2014 میں کیا سہولیات فراہم کیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):

(الف) ضلعی دفتر اطلاعات فیصل آباد میں 24 ملازمین کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار		عہدہ و گریڈ	تعداد
1۔	ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز	BS-19	01
2۔	ڈپٹی ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز	BS-18	01
3۔	انفارمیشن آفیسر	BS-17	01
4۔	اسسٹنٹ	BS-16	01
5۔	سٹینو گرافر انگلش	BS-14	01
6۔	سٹینو گرافر اردو	BS-14	01
7۔	سینئر فوٹو گرافر	BS-14	01
8۔	سینئر کلرک	BS-14	01
9۔	فوٹو گرافر	BS-13	02
10۔	ٹیلکس آپریٹر	BS-12	01
11۔	آپریٹر	BS-10	01
12۔	جونیئر کلرک	BS-11	02
13۔	ڈرائیور	BS-04	02
14۔	ہیلپر	BS-03	01
15۔	دفتری	BS-02	01
16۔	نائب قاصد	BS-01	03
17۔	ڈاک رنر	BS-01	01
18۔	کلینر	BS-01	01
19۔	خاکروب	BS-01	01
	ٹوٹل		24

(ب) مذکورہ آفس میں چھ منظور شدہ اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	گریڈ
1۔	ڈپٹی ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز	BS-18
2۔	سپرنٹنڈنٹ	BS-17
3۔	سینئر کلرک	BS-14
4۔	آرٹیکل رائٹر	BS-11
5۔	ڈاک روم اٹینڈنٹ	BS-05
6۔	چوکیدار	BS-01

ضلعی دفتر اطلاعات فیصل آباد میں ڈپٹی ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز، سپرنٹنڈنٹ اور سینئر کلرک کی خالی اسامیاں پروموشن کوٹا سے تعلق رکھتی ہیں۔ عنقریب DPC کے تحت مذکورہ اسامیوں پر افسران وملازمین کو ترقی دے دی جائے گی۔ آرٹیکل رائٹر، ڈاک روم اٹینڈنٹ اور چوکیدار کی اسامیوں کو حکومتی پابندی ختم ہونے پر قواعد وضوابط کے مطابق پُر کر لیا جائے گا۔

(ج) ضلعی دفتر اطلاعات فیصل آباد محکمہ اطلاعات وثقافت پنجاب کے ماتحت اپنے فرائض انجام دیتا ہے جس کا بنیادی فرض ضلعی انتظامیہ کو صحافتی اعتبار سے سہولیات فراہم کرنا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ حکومت کی جانب سے عوام کی فلاح وبہبود کے لئے کئے گئے اقدامات کو اُجاگر کرنا۔
2۔ ڈویژنل دفتر فیصل آباد میں صحافی حضرات کو ایکریڈیشن کارڈ کے اجراء کے ضمن میں معاونت فراہم کرنا۔
3۔ ڈویژنل دفتر فیصل آباد نے متعدد بار ضلعی انتظامیہ ودیگر عہدہ داران اور فیصل آباد پریس کلب کے مابین میٹنگز انعقاد ممکن بنانااور بہتر تعلقات کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرنا۔
4۔ صحافی حضرات کو ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کرنا۔
5۔ سرکاری محکموں کے متعلق خبروں کا اجراء اور پیشہ ورانہ ذمہ داریوں سے عہدہ براہونے کے سلسلے میں معاونت فراہم کرنا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 7454 چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو Question Hour تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگر وہ اس دوران آگئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 7660 ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی Question Hour تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ مدیحہ رانا کا ہے جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7690 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد میں محکمہ اطلاعات کے دفاتر اور ان کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*7690: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ اطلاعات کے کتنے دفاتر کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ب) ان دفاتر کے سال15۔2014اور16۔2015کے اخراجات بتائیں نیز ان سالوں کے دوران حکومت کی طرف سے سالانہ کتنی گرانٹ فراہم کی گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ اطلاعات حکومت پنجاب کا ایک ڈویژن آفس کمشنر کمپلیکس میں قائم ہے جبکہ اس کے ماتحت مندرجہ ذیل ضلعی دفاتر کام کر رہے ہیں:

1۔ ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفس، جھنگ 2۔ ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفس، ٹوبہ ٹیک سنگھ

(ب) ان دفاتر کے مالی سال15-2014اور16-2015کے سالانہ بجٹ اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

ضلعی دفتر اطلاعات، فیصل آباد

برائے مالی سال(15-2014)بجٹ گرانٹ

تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں سالانہ بجٹ	8447380/۔روپے
متفرق کی مد میں سالانہ بجٹ	1442800/۔روپے
ٹوٹل	9890180/۔روپے

اخراجات برائے مالی سال(15-2014)

تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں سالانہ اخراجات	8313520/۔روپے
متفرق کی مد میں سالانہ اخراجات	1360508/۔روپے
ٹوٹل	9674028/۔روپے

ضلعی دفتر اطلاعات جھنگ

برائے مالی سال(15-2014)بجٹ گرانٹ

تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں سالانہ بجٹ	3086100/۔روپے
متفرق کی مد میں سالانہ بجٹ	853400/۔روپے
ٹوٹل	3939500/۔روپے

برائے مالی سال(2015-2014)اخراجات

تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں سالانہ اخراجات	2136579/-روپے
متفرق کی مد میں سالانہ اخراجات	424698/-روپے
ٹوٹل	2561277/-روپے

ضلعی دفتر اطلاعات ٹوبہ ٹیک سنگھ

برائے مالی سال(15-2014)بجٹ گرانٹ

تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں سالانہ بجٹ	2255300/-روپے
متفرق کی مد میں سالانہ بجٹ	510200/-روپے
ٹوٹل	2765500/-روپے

برائے مالی سال(15-2014)اخراجات

تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں سالانہ اخراجات	1893670/-روپے
متفرق کی مد میں سالانہ اخراجات	402180/-روپے
ٹوٹل	2295850/-روپے

ضلعی دفتر اطلاعات، فیصل آباد

برائے مالی سال(16-2015)بجٹ گرانٹ

تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں سالانہ بجٹ	10452994/-روپے
متفرق کی مد میں سالانہ بجٹ	1164700/-روپے
ٹوٹل	11617694/-روپے

برائے مالی سال(16-2015)اخراجات

تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں سالانہ اخراجات	10156170/-روپے
متفرق کی مد میں سالانہ اخراجات	1139155/-روپے
ٹوٹل	11295325/-روپے

ضلعی دفتر اطلاعات جھنگ

برائے مالی سال(16-2015)بجٹ گرانٹ

تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں سالانہ بجٹ	2237500/-روپے
متفرق کی مد میں سالانہ بجٹ	818978/-روپے
ٹوٹل	3056478/-روپے

برائے مالی سال(16-2015)اخراجات

تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں سالانہ اخراجات	1882821/-روپے	
متفرق کی مد میں سالانہ اخراجات	554382/-روپے	
ٹوٹل	2437203/-روپے	

ضلعی دفتر اطلاعات ٹوبہ ٹیک سنگھ

برائے مالی سال(16-2015)بجٹ گرانٹ

تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں سالانہ بجٹ	2099900/-روپے
متفرق کی مد میں سالانہ بجٹ	642200/-روپے
ٹوٹل	2742100/-روپے

برائے مالی سال(16-2015)اخراجات

تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں سالانہ اخراجات	1982620/-روپے
متفرق کی مد میں سالانہ اخراجات	596418/-روپے
ٹوٹل	2579038/-روپے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جناب محمد شعیب صدیقی کا ہے جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7590 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے فارم سے متعلقہ تفصیلات

*7590: جناب محمد شعیب صدیقی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے کتنے فارم موجود ہیں ان کے نام مقامات اور خصوصی فیلڈ کے حوالے سے تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا مذکورہ فارموں میں ریسرچ ورک بھی کیا جارہا ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت پرائیویٹ فارموں کے قیام کے لئے عوام کو سہولیات دیتی ہے اگر ہاں تو ان سہولیات کے متعلق آگاہ کیا جائے؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) محکمہ لائیوسٹاک پنجاب کے زیر انتظام نظامت لائیوسٹاک فارمز لاہور کے تحت صوبہ میں دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے 17 فارمز موجود ہیں ان کے نام اور مقامات کی تفصیل (Annexure-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ان فارمز کا بنیادی مقصد پنجاب کی علاقائی جانوروں کی نسلوں کو محفوظ بنانا ہے۔اس کے علاوہ اعلیٰ خواص کے حامل نر و مادہ جانوروں کی افزائش، نر جانوروں کی ترسیل برائے نسل کشی، تحقیق امور اور اس کے نتائج کو تعلیمی اور تحقیقاتی اداروں کو مہیا کرنا شامل ہیں۔

(ب) جی ہاں! ان لائیوسٹاک فارمز و مطالعاتی اداروں کی معاونت سے تحقیق / ریسرچ ورک ایک مسلسل عمل ہے، جو کہ مختلف پہلوؤں پر کیا جاتا ہے مثلاً خوراک، افزائش، نسل کشی وغیرہ۔ صوبہ پنجاب کے مختلف مقامی نسل کے جانوروں بشمول بھینس، گائے، بھیڑ، بکری اور اونٹ پر ان فارمز میں ریسرچ کی جاتی ہے جس کی تفصیل (Annexure-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ لائیوسٹاک پنجاب پرائیویٹ فارموں کے قیام کے لئے تکنیکی راہنمائی اور طبی سہولیات برائے عمومی اور وبائی امراض و حفاظتی ٹیکہ جات کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ڈیری فارمنگ، کٹڑا بچھڑا فارمنگ برائے گوشت، بھیڑ و بکری فارمنگ، لیئر و برائلر پولٹری فارمنگ کے قیام میں مشاورت اور گائیڈ لائن فراہم کرتی ہے۔ریڈیو ٹاک / لٹریچر کی پرنٹنگ و ترسیل جو دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے کے سلسلہ میں اہم اقدامات ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) میں ہے کہ کیا حکومت پرائیویٹ فارموں کے قیام کے لئے عوام کو سہولت دیتی ہے اگر ہاں تو ان کی سہولیات کے مطابق آگاہ کیا جائے۔اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے کٹڑا بچھڑا بچاؤ مہم کا بتایا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! جو انہوں نے جواب کے اندر بتایا ہے کہ کٹڑا بچھڑا کی فارمنگ کے قیام کے لئے مشاورت اور گائیڈ لائن فراہم کرتی ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کٹڑا اور بچھڑا بچاؤ جو مہم ہے اس میں پچھلے مالی سال تک کتنا خرچ ہوا اور کتنے کٹڑے اور بچھڑوں کو بچایا گیا ہے؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! معزز ممبر نے پہلے جز (ج) کی بات کی ہے میں پہلے اُس کا جواب دیتا ہوں پھر دوسرا جواب دیتا ہوں کہ یہ جو گورنمنٹ کے فارمز ہیں سب کو پتا ہے کہ یہ تجرباتی فارم ہوتے ہیں یہ income based فارمز نہیں ہوتے اس کے لئے پرائیویٹ سیکٹر پر فارمز بنانے کے لئے گورنمنٹ اپنی مشاورت اور expert opinion ضرور دیتی ہے مگر محکمہ لائیو سٹاک اپنے طور پر کوئی انوسٹمنٹ نہیں کرتا۔ انہوں نے اگلا سوال کیا ہے کہ گورنمنٹ کی جو save the calf policy ہے اس پر کتنی انوسٹمنٹ ہوئی ہے اور اس کا کیا background ہے؟ یہ میں ضرور شیئر کرنا چاہوں گا۔ پہلے ہوتا یہ تھا کہ جب بھینس بچہ دیتی تھی تو اس کے female بچے کو تو لوگ مفید اور profitable سمجھتے تھے کیونکہ اس سے دودھ لیا جاتا ہے مگر male calf کو پیدائش کے تھوڑے دنوں بعد فروخت کر دیتے تھے جس کے بہت زیادہ نقصانات تھے۔ سب سے بڑا نقصان یہ تھا کہ وہ بچہ جو چند دنوں کا ہی ہوتا تھا اس کو ذبح کر دیا جاتا تھا اور اس کا مضر صحت گوشت عوام کو ملتا تھا۔ اس پر وزیر اعلیٰ نے ایک پالیسی safe the calf متعارف کروائی۔ اس پالیسی کے تحت جب male اور female breed ہوتے ہیں تو اس میں سے جو male نکلتا ہے تو اس کو فوری رجسٹرڈ کروانا پڑتا ہے۔ رجسٹرڈ کروانے کے بعد چار مہینے تک انہیں ensure کرنا پڑتا ہے کہ وہ زندہ رہے۔ اگر کوئی زندہ رہ جائے تو اس کے لئے گورنمنٹ ان کو 6500 روپیہ ادا کرتی ہے۔ اس سے ہوتا یہ ہے کہ جو calf جس کا وزن دس کلو، پندرہ کلو یا بیس کلو ہوتا ہے اس کا گوشت ویسے ہی مضر صحت ہوتا ہے اور اس کو ذبح کرنا ظلم بھی ہے۔ اس پالیسی کے تحت وہ waste نہیں ہوتا۔ جب چار مہینے گزر جاتے ہیں تو گورنمنٹ 6500 روپے دیتی ہے۔ اس طرح سے ایک چھوٹی انوسٹمنٹ کے ساتھ وہ calf جو بیس کلو گرام کا ہوتا ہے چار مہینے بعد وہ سو کلو گرام کا ایک اچھا خاصا healthy جانور بن جاتا ہے اور farmer کے لئے بھی ایک asset بن جاتا ہے۔ پھر چار مہینے کے بعد ایک اور پالیسی ہے جس کو feedlot fattening کہتے ہیں۔ جب save the calf policy کامیابی کے ساتھ چلی تو اس کے بعد ہمیں وزیر اعلیٰ کی طرف سے یہ ہدایت ملی کہ آپ اس پالیسی میں مزید کچھ اور انوسٹمنٹ inject کریں۔ اس بچھڑے کی زندگی کو مزید چار مہینے secure کرنے کے لئے feedlot fattening policy

introduce کروائی گئی۔ پہلے چار مہینے تک calf کو زندہ رکھنے پر گورنمنٹ 6500 روپے دے گی اور اگر اس کو مزید چار مہینے زندہ رکھا جائے گا تو گورنمنٹ ایک بار پھر اس کو چار ہزار روپے دے گی۔ میرے بھائی نے یہ پوچھا تھا کہ کیا گورنمنٹ پرائیویٹ فارمز کو establish کر رہی ہے؟ گورنمنٹ اپنے طور پر establish نہیں کر رہی ہے مگر ان کو save the calf policy اور feedlot fattening policy کے حوالے سے facilitate ضرور کر رہی ہے۔ ان دونوں پالیسیوں سے ہمیں بہت فائدہ ہوا ہے۔ پہلے male breed کے جانور کو زیادہ profitable نہیں سمجھا جاتا تھا لوگ اس کو waste کر دیتے تھے جس کے میں نے نقصانات بھی گنوائے ہیں۔ آج الحمد للہ ان دونوں پالیسیوں کی کامیابی سے بہت اچھے ثمرات آنا شروع ہو گئے ہیں۔ گورنمنٹ کی طرف سے incentive دیئے جانے کی وجہ سے لوگوں کا اب trend بن گیا ہے کہ وہ male calf کی زیادہ دیکھ بھال کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے پوچھا تھا کہ پچھلے سال اس پر کتنے پیسے invest ہوئے ہیں؟ وہ میں ان کو بتا دیتا ہوں کہ ہمارے پاس کیا mechanism ہے کہ ہم گاؤں میں جا کر دیکھیں کہ کس کو پیسے ملے اور کس کو نہیں ملے؟ اس کے لئے ہم نے رجسٹریشن کا سسٹم متعارف کروایا۔ وہ ہمیں فری کال پر فون کر کے بتا دیتے ہیں اور ہم نے یہ بھی facility دی ہے کہ اگر کوئی بندہ ایک calf کے لئے ہمیں فون نہیں کرنا چاہتا تو وہ privately اپنے گاؤں سے دس بیس calf کو اکٹھا کر کے رجسٹرڈ کروالیں۔ پچھلے سال دس ہزار calf رجسٹرڈ ہوئے اور گورنمنٹ نے ان کو رقم ادا کی۔ مجھے figure کا پتا نہیں ہے یہ calculate کر لیں کہ 6500 ضرب 10,000 کرنے سے کتنی amount آتی ہے، یہ پیسے گورنمنٹ نے دیئے ہیں۔ اس دفعہ وزیر اعلیٰ نے اس کی کامیابی کو دیکھتے ہوئے محکمہ لائیو سٹاک کو 40,000 calf کو رجسٹرڈ کروانے کا ٹارگٹ دیا ہے جس کو ہم انشاء اللہ پوری ہمت کے ساتھ achieve کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ہم دونوں کی طرف سے ان کو شاباش دے دی جائے کیا یہ اچھی بات نہیں ہے؟

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میں نے سوال چنا پوچھا تھا اور انہوں نے جواب گندم دیا ہے۔ انہوں نے بڑی تفصیل سے بتا دیا ہے کہ خادم اعلیٰ صاحب کٹڑے اور بچھڑے ہی بچا رہے ہیں عوام کی تو انہیں کوئی پروا نہیں ہے۔ میں نے ان سے پوچھا تھا کہ خرچ کتنا ہوا ہے اور بچایا کتنا گیا ہے؟ انہوں نے پوری کہانی تو سنا دی ہے لیکن خرچہ نہیں بتایا۔ انہیں کوئی پتا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ عوام کی خدمت کر رہے ہیں، ایسی بات نہ کریں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! انہوں نے تو یہ کہا کہ خود calculate کر لیں۔ کہانی تو انہوں نے پوری بتا دی ہے مگر میں نے جو سوال پوچھا ہے وہ انہوں نے نہیں بتایا۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! اس کے بعد انہوں نے کہا ہے کہ پرائیویٹ فارمز کے قیام کے لئے تکنیکی راہنمائی اور طبی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ میں ان سے پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ کیا پرائیویٹ فارمز پر مالی معاونت بھی کی جاتی ہے اگر کی جاتی ہے تو اس کا کیا معیار ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پرائیویٹ فارموں کی مالی معاونت کی جاتی ہے؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ یہ مالی معاونت ہی ہے۔ یہ میرا بھائی ہے ایسے ہی خواہ مخواہ ناراض ہو رہا ہے۔ گورنمنٹ کی پالیسی کٹڑا بچھڑا بچانا ہے۔

جناب سپیکر: وہ ناراض نہیں ہو رہے ہیں، وہ بھی آپ کی بات سے خوش ہو رہے ہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ آپ اچھی بات کر رہے ہیں وہ آپ کی بات سن رہے ہیں۔ Comments کرنا ان کا حق ہے، وہ comments تو آپ پر کر سکتے ہیں اور وہ اچھے طریقے سے کریں گے۔

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! آپ کا یہ کہنا میرے لئے بہت بڑے comments ہیں کیونکہ آپ خود اس ڈیپارٹمنٹ کے head رہ چکے ہیں اس لئے میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ میں نے ابھی بتایا ہے کہ میرے پاس سوال میں figure موجود نہیں تھی۔ اگر میں خواہ مخواہ اپنی طرف سے figure بتاتا تو وہ مناسب نہیں تھا کیونکہ اس معزز ایوان کا ایک privilege ہے۔ میں نے ان کو قریب قریب تو بتا دیا ہے کہ دس ہزار calf رجسٹرڈ کئے اور ان پر ہم نے 6500 روپے فی calf دیئے ہیں۔ یہ اتنی تو زحمت کریں کہ اس کو multiply کر لیں، ان کے پاس جواب آ جائے گا۔ اس کے بعد ہم نے مزید 4000 روپے فی calf کے دیئے ہیں اس کو بھی multiply کر لیں جواب آ جائے گا۔ میں نے تو اگلی بات بھی بتا دی کہ ہم اگلی انوسمنٹ کیا کرنے جا رہے ہیں۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ گورنمنٹ پرائیویٹ فارمز کی مالی معاونت کر رہی ہے یا نہیں؟ یہ مالی معاونت ہی ہے کہ ہم ایک پرائیویٹ بندے کو گھر بیٹھے ہوئے calf بچانے کے لئے پیسے دے رہے ہیں اور ہم لاکھوں،

کروڑوں روپے دے رہے ہیں اس کے رزلٹ بہت positive آ رہے ہیں۔ گورنمنٹ کا تو اس میں کچھ نہیں ہے یہ assets تو farmers کے بن رہے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ یہ مہینہ قربانی کا ہے، ہر بندے کو پتا ہے کہ اس وقت ایک تندرست جانور کی قیمت کیا ہے، وہ قیمت لاکھوں میں ہے۔ یہ assets کس کے بن رہے ہیں؟ اس سے گورنمنٹ کا تو کچھ لینا دینا نہیں ہے یہ assets پرائیویٹ سیکٹر میں ہی لوگوں کے بن رہے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، شاباش۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میں نے معیار پوچھا ہے وہ انہوں نے ابھی بھی نہیں بتایا۔ ان کی معاونت کرنے کا کیا معیار ہے، کس طرح سے دیتے ہیں، اس کی کتنی percentage ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے بتا تو دیا ہے کہ 6500 روپے دیتے ہیں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! انہوں نے calf کے بارے میں بتایا ہے لیکن پرائیویٹ فارم کے بارے میں نہیں بتایا۔ میں نے پرائیویٹ فارمز کے معیار کا پوچھا ہے یہ جو اس کو establish کرتے ہیں، زمین کتنی دیتے ہیں، shed کتنے دیتے ہیں اور جانور کس حساب سے ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے بتا دیا ہے کہ ہماری کٹڑا بچھڑا بچاؤ سکیم ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب کی طرف سے ضمنی سوال آ گیا ہے، یہ آخری ضمنی سوال ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ جو انہوں نے Annexure-A دیا ہے اس میں ہے کہ لائیو سٹاک تجرباتی فارم جگیت پیر حاصل پور روڈ، تحصیل بہاولپور، ضلع بہاولپور۔ یہ چولستان کا علاقہ ہے اور چولستان میں کم و بیش 22 لاکھ لائیو سٹاک ہے۔ عید کے موقع پر کم و بیش پورے پاکستان سے لوگ یہاں سے بڑے جانور خرید کر لے جاتے ہیں۔ پہلے لائیو سٹاک کا ڈیپارٹمنٹ "چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی" ہی کے تحت کام کر رہا ہوتا تھا۔ پچھلے سال گورنمنٹ نے اس کو dis-associate کر کے دوبارہ واپس لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کے تحت کر لیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پہلے کیا کمیاں تھیں جس کے نتیجے کے اندر جو ایک integrated effort "چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی" کی طرف سے ہو رہی تھی اور وہ زیادہ بہتر بھی لگتی تھی کیونکہ چولستان کی ڈویلپمنٹ کے ساتھ ساتھ لائیو سٹاک کا ایک main arena ہے اس کو بھی

CDA دیکھتا تھا، اب اس کو علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ جو میں وہاں کے مقامی لوگوں کی بات کر رہا ہوں وہ اس arrangement سے خوش نہیں ہیں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ CDA کے تحت جو لائیو سٹاک کا ڈیپارٹمنٹ کام کرتا تھا تو اب کن وجوہات کے تحت اس کو دوبارہ واپس لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ پنجاب کے under کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، چولستان کی بات کر رہے ہیں۔

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں پوری کوشش کرتا ہوں کہ ان کے سوال کا جواب دوں مگر میں ڈاکٹر صاحب سے request کروں گا کہ وہ مجھے بتائیں کہ وہ کون سے arrangements تھے جو ڈیپارٹمنٹ کے under آنے کے بعد ان میں کمی آئی ہے؟ ڈاکٹر صاحب سوال کو تھوڑا simplify کر دیں تاکہ مجھے سمجھنے میں آسانی ہو جائے تو پھر میں بتانے کی کوشش کرتا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی چولستان ہی کے لئے بنائی گئی ہے جو کہ 66 لاکھ ایکڑ رقبے پر مشتمل ہے۔ اس میں جتنی بھی پانی کی ضروریات ہیں، صحت و صفائی، ایجوکیشن اور لائیو سٹاک کے معاملات ہیں وہ سارا CDA دیکھتا تھا۔ اب انہوں نے اس کو لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کے under کر دیا ہے جو کہ پورے صوبے کو دیکھتا ہے تو وہاں پر لوگوں کی perception یہ ہے کہ ---

جناب سپیکر: ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ! آپ تشریف رکھیں گی۔ آپ کیا کر رہی ہیں؟ جی، آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: ان کے جانوروں کو دیکھنے، vaccination کرنے اور بیماریوں کے حوالے سے ان کو lookafter کرنے کے arrangements تھے اب ان کے اندر کمی آئی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ پورے پنجاب کو دیکھتا ہے اور CDA صرف چولستان کو دیکھتا تھا۔ جب سے یہ arrangements واپس لے کر لائیو سٹاک کو دیئے گئے ہیں تو ان arrangements میں کمی محسوس کی گئی ہیں اور اب لوگ اس کی شکایت کرتے ہیں۔

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! اب مجھے clear ہوا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کیا فرما رہے ہیں ---

جناب سپیکر: دیکھیں! وہ کام مکس تو نہیں ہو گیا، CDA کچھ اور بھی ہے۔ ادھر والا CDA کچھ اور ہے۔

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یسین): جناب سپیکر! چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی وہاں پر کام کر رہی ہے۔ میں عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور ڈاکٹر صاحب شاید یہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ کنٹرول سسٹم centralize کر دیا گیا ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ یہ لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ ہو یا فوڈ ڈیپارٹمنٹ ان کا ڈائریکٹوریٹ پنجاب level پر لاہور میں موجود ہے۔ جب یہ فنکشنل ہوتے ہیں اور ڈسٹرکٹ میں جاتے ہیں، جس طرح بہاولپور اور چولستان کی بات کر رہے ہیں تو وہاں یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے under کام کرتے ہیں اور اس کی کوئی ایسی بڑی شفٹ نہیں ہے کہ جس میں خدانخواستہ لوگوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے گوش گزار یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ڈیپارٹمنٹ اپنے arrangements کے حوالے سے decentralize ہی ہے اور جس طرح سے پہلے کام کر رہے تھے اور ویسے ہی کام کر رہے ہیں۔ ڈسٹرکٹ کا ہیڈ یعنی District Coordination Officer ہی ان کو ڈسٹرکٹ میں کنٹرول کرتا ہے اور ہم اس کو پنجاب level پر لاہور میں بیٹھ کر monitor ضرور کرتے ہیں۔ میں نے آپ سے کہا ہے کہ یہ لائیوسٹاک کی بات نہیں ہے اگر فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی بات کریں تو وہ بھی ایسے ہی ہے۔ اگر اس کا بھی function ہوتا ہے تو وہ بھی ڈسٹرکٹ میں ہوتا ہے اس لئے کوئی ایسی نئی چیز نہیں ہونے جا رہی جس سے خدانخواستہ لوگوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بہاولپور سے related ضرور عرض کر دیتا ہوں اور جیسے میں نے پہلے شروع میں کہا تھا کہ جو لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی ہے یہ paradigm shift ہے اس میں ہمارا infrastructure موجود ہے خواہ وہ ویٹرنری ہسپتال ہو، خواہ وہ ویٹرنری یونیورسٹی ہو یا ماڈل سنٹر ہو ہم ان کو focus کم کر رہے ہیں لیکن موبائل سروسز کو focus زیادہ کر رہے ہیں۔ ہماری priority پر ہے کہ ہم نے بہاولپور، جھنگ، ملتان اور فیصل آباد کو خاص focus کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اپنے بھائی کو کہا کہ اگر mobile service facilities ڈویژن سطح کی ہے تو اسی طرح بہاولپور ہماری priority میں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس میں ساہیوال اور قصور کو شامل نہیں کر سکتے؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):جناب سپیکر! urban side کے ڈسٹرکٹ نکال کرmandatory ہے کہ ہر ڈسٹرکٹ میں موبائل سروس جاری ہے بلکہ جاچکی ہیں۔ میں نے بہاولپور کی بات اس لئے کی ہے کیونکہ بہاولپور کوspecific کیا ہے اور اس پر ہماراالگfocus ہے تو اس میں موبائل سروس اور پہلے سے موجودarrangements میں بہتری آئے گی۔ اس میں خدانخواستہ یہ نہیں ہوگا کہ ہم لوگوں کو تکلیف دیں اور اس کوcentralize کریں ہماری ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شاہ جی! آپ ان کو شاباش دیں۔ جی، اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر7700 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ کے ادارہ جات، بجٹ اور خدمات سے متعلقہ تفصیلات

*7700: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ اطلاعات وثقافت کے تحت کل کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان تمام محکمہ جات کی ملازمین کے سالانہ بجٹ کی مکمل تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے؟

(ج) سال16-2015 میں ان محکمہ جات نے کیا خدمات سرانجام دیں یا کون کون سے ایونٹ یا پروگرامز منعقد کروائے تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):

(الف) محکمہ اطلاعات وثقافت کے تحت کل بارہ ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	لاہور آرٹس کونسل	2۔	پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگویج، آرٹ اینڈ کلچر
3۔	پنجاب کونسل آف دی آرٹس	4۔	لاہور میوزیم
5۔	بہاولپور میوزیم	6۔	لائل پور میوزیم
7۔	اسلامک آرٹس انسٹیٹیوٹ	8۔	مجلس ترقی ادب
9۔	نظریہ پاکستان	10۔	باب پاکستان فاؤنڈیشن
11۔	پنجاب فلمز سنسر بورڈ	12۔	ڈی جی پی آر

(ب) تمام محکمہ جات کے ملازمین کا سالانہ بجٹ مبلغ۔/1,457,301,000 روپے ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 16۔2015 کے دوران سرانجام دی گئی خدمات و منعقدہ ایونٹس اور منعقد کئے گئے پروگرام تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز(الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ محکمہ اطلاعات وثقافت کے تحت کل بارہ ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل دی گئی ہے تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس جز کے نمبر 8 پر مجلس ترقی ادب اور 10 نمبر پر باب پاکستان فاؤنڈیشن درج ہے تو مجھے بتایا جائے کہ یہ دو ادارے کیا کام کر رہے ہیں یا آج تک ان دو اداروں نے کیا کام کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ پہلے ایک ادارے کا پوچھ لیں پھر دوسرے کا پوچھ لینا۔ رانا صاحب! آپ پہلے مجلس ترقی ادب کا بتائیں کہ وہ کیا کام کر رہا ہے؟ ان کو کسی طرح سے اس کا ممبر بھی بنوا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں معزز ممبر جناب امجد علی جاوید کا مشکور ہوں، ہمارے انفارمیشن کلچر کے ساتھ تقریباً بارہ ڈیپارٹمنٹ attach ہیں جو کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے بالخصوص مجلس ترقی ادب کے متعلق پوچھا ہے تو تحسین فاراکی صاحب اس کے انچارج ہیں۔ تحریک پاکستان کے وقت جو بزرگوں اور نوجوانوں کا رول تھا اس پر آج کی نوجوان نسل کو awareness دینا اور حقیقت میں دو قومی نظریہ کے اصل حقائق۔۔۔

جناب سپیکر: جی، مجھے بھی آپ کی بات سمجھ میں نہیں آ رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! انہوں نے مجلس ترقی ادب سے متعلق ضمنی سوال پوچھا ہے تو میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ تحسین فاراکی صاحب اس کے انچارج ہیں اور تحریک پاکستان میں مشاہیر پاکستان کا جو رول تھا اس کو promote کرنا ہمارا mission ہے۔ قائد محترم میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے وژن کے مطابق انفارمیشن کلچر ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے آج کے نوجوانوں کو یہ awareness دینی ہے کہ تحریک پاکستان میں نوجوانوں کا کردار کیا تھا۔ ان بچوں کو آج انٹرنیٹ اور فیس بک کے ہوتے ہوئے اصل حقائق سے قوم کو آگاہ کرنا ہوتا ہے تو الحمدللہ جب نئی بک print ہوتی ہے تو تقریبات کی جاتی ہیں وہاں بزرگ اور نوجوان بھی آتے

ہیں، یونیورسٹی کے طلباء وطالبات کو بھی invite کیا جاتا ہے۔ ہم ان بچوں کو visit کے لئے بھی موقع دیتے ہیں اور الحمدللہ ہمارا یہ ادارہ ایک تاریخی role play کر رہا ہے۔ مزید اگر جناب امجد علی جاوید ہماری راہنمائی کرنا چاہیں تو ہم اس کے لئے بھی حاضر ہیں۔

معزز ممبر: جناب سپیکر! نظریہ پاکستان کا آفس مال روڈ پر ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! بالکل مال روڈ پر نظریہ پاکستان ٹرسٹ کا گیٹ ہے جو کہ ایک فائیو سٹار ہوٹل کے ساتھ ہیں۔ نظریہ پاکستان کے back میں تین چار ادارے جس میں بزم اقبال اور اسلامک آرٹس انسٹیٹیوٹ ہے وہاں پر بزرگ اور سینئر ترین لوگ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ہمارے معزز ممبران بھی وہاں پر جا سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اگر پارلیمنٹیرین چاہیں تو ان کو بھی ہم facilitate کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ماشاء اللہ رانا صاحب نے بڑی اچھی تقریر کی ہے۔ انہوں نے جو تعریف کی ہے اور جو بیانیہ ہے وہ پاکستان سٹڈیز کا ہے اور یہ عنوان مجلس ترقی ادب ہے۔ اگر پاکستان سٹڈیز یا تاریخ کا نام ادب ہے، اس کی تاریخ بدل گئی ہے پھر تو ٹھیک ہے۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ کیا جو اس کا کام ہے وہی کر رہے ہیں؟ وہ جو بتا رہے ہیں یہ تو پاکستان سٹڈیز کا subject ہے اور تاریخ ہے۔ میں تو پوچھ رہا ہوں کہ یہ ترقی ادب کیا اپنے عنوان کے مطابق کام کر رہی ہے؟ جو انہوں نے بتایا ہے وہ تو ساری تاریخ ہے یا پاکستان کے متعلق ہے۔

جناب سپیکر! میں یہی پوچھ رہا ہوں کہ جو انہوں نے ان کا basic کام بتایا ہے وہ تو ان کا کام ہی نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جو انہوں نے بات کی ہے اس سے ایوان تو مطمئن ہے۔ اب مجھے بتائیں کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں سوال یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے کون سی چیز اس میں دیکھنی ہے یا مانگنی ہے وہ مجھے بتائیں میں ان سے لے کر دیتا ہوں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جس کام کے لئے یہ ادارہ بنایا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جس کام کا کہہ رہے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ وہی کام کر رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وہ کام نہیں کر رہے ہیں، جس کا وہ بتا رہے ہیں وہ ان کا کام ہی نہیں ہے۔ وہ تو تاریخ ہے، پاکستان سٹڈیز ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نعوذ باللہ، کیا آپ ان باتوں کو بدلنا چاہتے ہیں۔ آپ کیا کر رہے ہیں، آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں بیٹھ جاتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات کی سمجھ نہیں آ رہی، مجھے افسوس ہے، آپ ان باتوں کو سمجھ نہیں رہے ہیں، آپ کو کوئی جو بات کہے آپ تو کہتے ہیں کہ میں عقل کل ہوں باقی کچھ نہیں ہیں۔ یہ تو بات ٹھیک نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔ عقل کل کی بات نہیں ہے۔ ہر شخص اپنی عقل رکھتا ہے۔

جناب سپیکر: بڑے افسوس کی بات ہے، آپ ہر ایک بات پر ایسا کرتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)
آپ ان سے سوال پوچھیں، وہ جواب دیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ سوال ہے مجلس ترقی ادب۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ ادب کی ترقی کے لئے انہوں نے کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، ویسے بات ان کی بھی ٹھیک ہے۔ آگے چلیں اور ان کو بتائیں کہ ادب کیا ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ امجد علی جاوید صاحب کا تاریخ سے تعلق ہے تو مختلف languages میں، اگر انگلش یا فارسی میں books ہیں تو ان کا ہم ترجمہ کرتے ہیں اور ترجمہ کر کے نوجوان نسل کو awareness دیتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جن کا معاملہ ہے ان کو بتائیں، ان کو بھی پتا چلے، مجھے بھی پتا چلے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں نے وہی عرض کیا کہ مختلف زبانوں میں جو books لکھی ہوئی تھیں ان کا آسان زبان اردو میں ترجمہ کرنا اور اگر خدانخواستہ اردو میں سمجھ نہ آئے تو پنجابی میں ترجمہ کرنا اور ان کو motivate کرنا، ان کو مزید awareness دینا یہ اس ادارے کا role ہے اور یہ ایک بڑا سخت role ہے، یہ پاکستان کی تاریخ اور ایک صوفی ازم کو promote کرنا اور جو اس سے related تاریخی books ہیں ان کو promote کرنا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس میں مزید معزز ممبر جناب امجد علی جاوید جو تجویز دینا چاہتے ہیں وہ دیں ہم ان کو بھی دیکھ لیں گے۔ ہم ان books کا ترجمہ کر کے پھر ان کی printing کرواتے ہیں اور printing کروانے کے بعد مختلف لائبریریوں میں جہاں جہاں ان کی ضرورت ہوتی ہے وہاں بھیجتے ہیں، یونیورسٹیوں میں بھیجتے ہیں، کالجوں میں بھیجتے ہیں، بچے اور بچیاں visit بھی کرتی ہیں اور ہم ان کو facilitate کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اجازت ہو تو میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں کیونکہ میرے والد صاحب گولڈ میڈلسٹ تھے۔ میں بتا سکتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ بیٹھیں، میں آپ سے نہیں پوچھتا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! رانا صاحب نے میمورنڈم بتا دیا، مقصد بتا دیا، اب میں پوچھتا ہوں کہ انہوں نے جو بتایا ہے کہ ان کا مقصد مختلف زبانوں کی ادب کی کتابوں کا ترجمہ کرنا ہے تو مختلف زبانوں کی ادب کی کتنی کتابوں کے آج تک انہوں نے ترجمے کئے ہیں، فارسی، انگلش، لاطینی، روسی، افغانی کتنی کتابوں کے انہوں نے ترجمے کئے ہیں؟ وہ ذرا مجھے بتا دیں۔

جناب سپیکر: وہ بھی ہم ان سے پوچھ لیتے ہیں، اگر آپ پہلے اپنے سوال میں پوچھتے تو میں یہ بھی ان سے پوچھ لیتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! سوال یہ تھا کہ انفارمیشن کلچر کے ساتھ ان کے ٹوٹل کتنے ونگز ہیں؟ وہ ہم نے ان کی خدمت میں عرض کیا ہے۔ اگر یہ books کی تعداد کا حکم کر دیتے تو یہ بھی ان کو بتا دیا جاتا۔

جناب سپیکر: Fresh question بنتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہم انشاء اللہ پوری کوشش کریں گے کہ اس سال جو نئی print booksہوئی ہیں وہ بھی ہم ان کی خدمت میں پیش کریں اور تعداد بھی ان کو بتادیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ب) میں میرا سوال یہ ہے کہ تمام محکمہ جات کے ملازمین کے سالانہ بجٹ کی مکمل تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے؟ اب جز (ب) میں انہوں نے ٹوٹل بتادیا ہے لیکن مجھے تفصیل فراہم نہیں کی گئی، اگر رانا صاحب کے پاس ہے تو وہ مجھے فراہم کر دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اس کی ٹوٹل تفصیل میرے پاس بھی ہے اور ہم نے یہ ایوان کی خدمت میں پیش بھی کر دی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وہ ہمیں بھی پتا چلے ناں کہ ہے کہاں؟

جناب سپیکر: ان کے پاس ہے، اب پتا نہیں آپ کے پاس بھی ہے یا نہیں ہے؟

جناب امجد علی جاوید: رانا صاحب! ایہہ بجٹ دی amountذرا پڑھ کے دسو۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ بجٹ کی amount کتنی ہے، ذرا پڑھ کر بتادیں۔

جناب سپیکر: آپ نہیں پڑھ سکتے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آرہی۔

جناب سپیکر: جی، آپ کو سمجھ کیوں نہیں آتی؟ آپ پڑھ سکتے ہیں، آپ پڑھ کے بتائیں، آپ پڑھ لیں ناں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ایک ارب 45 کروڑ 73 لاکھ ایک ہزار روپیہ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! بالکل، آپ نے جو پڑھا ہے میں اس کو endorseکرتا ہوں۔ (قہقہے)

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس کی تفصیل اگر ایوان میں دی گئی ہے جو میں نے مانگی ہے تو وہ مجھے بتادی جائے۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے بتادی ہے، آپ کو تفصیل دے دی ہے، آپ پڑھ لیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! تفصیل موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، تفصیل موجود ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جی، ہے۔

جناب سپیکر: مکمل تفصیل موجود ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرے پاس تو نہیں ہے۔

معزز ممبران: نہیں ہے، آئی نہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اس کی تفصیل لمبی تھی، چار پانچ صفحے ہیں۔ اس کی جو اصل figure ہے وہ 1.45 ہے اور اس کی detail بھی دی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ وہ print نہیں ہوئی۔ اس کی detail تو میرے پاس ابھی موجود ہے، department wise detail موجود ہے اور میں معزز ممبر جناب امجد علی جاوید کو اس کی کاپی دے دیتا ہوں، ابھی دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اس کی کاپی ان کو provide کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پی ٹی وی اخراجات کا بھی میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا ہے اور اگر معزز ممبر جناب امجد علی جاوید یہ پوچھیں گے کہ یہ ڈیپارٹمنٹ کیا کیا کام کر رہا ہے تو وہ بھی میں ان کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، اب آپ آگے چلیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اگر وہ پنجاب آرٹس کونسل کا پوچھیں گے تو میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس نے پنجاب بھر میں پروگرام منعقد کئے ہیں اور ہر پروگرام کی detail بھی ان کو دے دیتے ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں طاہر: جناب سپیکر! جز(ب) لائل پور میوزیم فیصل آباد کے حوالے سے ہے، اس کی تفصیل سے ذرا ہمیں آگاہ کر دیں؟

جناب سپیکر: جی، اس کا پہلے آپ نے ان کو کوئی نوٹس دیا ہے کہ یہ تفصیل بتائی جائے؟ یہ تو اپنے طور پر انہوں نے کہہ دیا کہ اتنے ہمارے پاس ادارے موجود ہیں، آپ fresh question دے دیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں اس پر بھی آتا ہوں۔ ابھی دیکھیں، فاضل ممبر نے آپ سے بجٹ کی تفصیل مانگی جس پر ہم نے ضمنی سوال کرنے تھے، وہاں پر کوئی آڈٹ کروایا گیا نہ ہی کوئی انکوائری کروائی گئی۔ اس فنڈ میں بے ضابطگیاں پائی گئی ہیں، پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہاں پر جواب دینے کو تیار نہیں ہیں، وہ یہاں پر گول مول باتیں کر رہے ہیں، ہم کس سے جواب پوچھیں اگر آپ نہیں ہمیں جواب لے کر دیتے تو ہم کس سے پوچھیں؟

جناب سپیکر: ذرا آرام سے بات کیا کریں، آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جو حکم کریں گے میں جواب دوں گا۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! دیکھیں!۔۔۔

جناب سپیکر: وہ آپ کی بات کا جواب دے رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہمارے پاس تین میوزیم ہیں۔ لاہور کا میوزیم ہے جو کہ 1819 before partition کا بنا ہوا ہے۔ بہاولپور میں میوزیم ہے، فیصل آباد میں میوزیم ہے۔ اگر سوال میں کہیں تفصیل مانگی گئی ہوتی تو میں وہ بھی دیتا۔ اب اگر یہ مزید تفصیل چاہتے ہیں، اگر فیصل آباد کے متعلق ان کو کوئی معلومات چاہئیں تو وہ بھی ان کی خدمت میں پیش کر دیتا ہوں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے فیصل آباد کی بات نہیں کی ہے۔ میں نے تو لائل پور میوزیم کی بات کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہم نے جو کام کیا ہے اس سے پاکستان کی ہسٹری سے الحمدللہ ان کو آگاہی ملتی ہے۔۔۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں جناب کی خدمت میں بڑے ادب سے اور اپنی آہستہ آواز کرکے گزارش کر رہا ہوں کہ میں نے بجٹ اور لائل پور کے میوزیم کے حوالے سے بات کی ہے، اگر رانا صاحب اس کے relevant جواب دیں گے تو پھر ہم بالکل مطمئن ہو جائیں گے اگر یہ بات ہی ادھر کی ادھر کر دیں گے تو پھر کیا فائدہ ہے؟

جناب سپیکر: وہ لائل پور میوزیم کی بات پوچھ رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب ابھی تشنہ ہے۔ ابھی تو باب پاکستان فاؤنڈیشن کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جی، کیا فرمایا؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! باب پاکستان فاؤنڈیشن کا جو میرا سوال تھا اس کا ابھی تک جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: چلو، اس کی بھی بات پوچھ لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے؟

جناب سپیکر: جی، ان کے ضمنی سوال کا پہلے جواب آنے دیں۔ آپ بیٹھیں، چار تو ضمنی سوال ہو نہیں سکتے، آپ تین ضمنی سوال کر بیٹھے ہیں۔ (قطع کلامی)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔۔۔

جناب سپیکر شاہ جی! پلیز آپ بیٹھ جائیں۔ بڑی مہربانی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! باب پاکستان کا اصل کام کیا ہے؟

جناب سپیکر: وہ باب پاکستان کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ لائل پور میوزیم بھی بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! وہ تو فیصل آباد کا میوزیم ہے۔ اگر میاں صاحب تھوڑا سا مجھے guide کر دیں تو میں انشاء اللہ ان کو بتا دوں گا کیونکہ انہوں نے کل visit کیا تھا اور انہوں نے وہاں کون سی deficiency محسوس کی ہے اور further یہ کیا چاہتے ہیں تو میں انشاء اللہ تعالیٰ اپنے بھائی کی تشفی کراؤں گا۔

جناب سپیکر: وہ آپ سے اس کا بجٹ پوچھنا چاہتے ہیں۔ یہ اس سوال کا حصہ نہیں ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! یہ مجھ سے لائل پور میوزیم کا پوچھ کر کیا کرنا چاہ رہے ہیں یا یہ مجھ سے کیا بات پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ لائل پور میوزیم کا میں نے کب visit کیا تھا۔ ہم تو روزانہ لائل پور میوزیم کا visit کرتے ہیں، یہاں پر الیاس انصاری صاحب بیٹھے ہیں، فقیر حسین ڈوگر صاحب بیٹھے ہیں ہم تو روزانہ لائل پور میوزیم کا visit کرتے ہیں۔ آپ seriousness کا اندازہ کر لیں کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری کو on the floor of the House یہ بھی نہیں پتا کہ لائل پور میوزیم کیا ہے، بجٹ کہاں سے آنا ہے اور آڈٹ کہاں سے ہونا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ فرمان جاری کر دیں اور میرے علم میں اضافہ کریں کہ لائل پور میوزیم کہاں ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب صرف یہی بتا دیں کہ لائل پور میوزیم کس روڈ پر ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری لائل پور میوزیم کی location بتا دیں۔

جناب سپیکر: آپ آرام سے ان کی بات سنیں پھر جواب دیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اگر ان کے علم میں ہے تو بتا دیں۔

جناب امجد علی جاوید: میرا سوال باب پاکستان کے بارے میں تھا لیکن ابھی تک اس کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: میں نے ابھی آپ کو floor نہیں دیا بلکہ ابھی ان کے پاس floor ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اگر آپ کا حکم ہے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: مہربانی، شاباش۔ آپ بیٹھیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا پہلا سوال تھا لیکن ابھی تک اسی کا جواب تشنہ ہے میں نے باب پاکستان فاؤنڈیشن کے اغراض و مقاصد اور آج تک اس پر کیا گیا کام پوچھا تھا لیکن ابھی تک اس کا کوئی جواب نہیں آیا کہ باب پاکستان پر کون لوگ براجمان ہیں کیا اغراض و مقاصد تھے اور اب تک کیا کام کیا؟ اس پر سابق وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں (مرحوم) نے بڑا کام کیا تھا لیکن اس کے بعد اس کا کوئی ولی وارث نہیں ہے، ذرا اس کی تفصیل بتا دیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: آپ کو باب پاکستان کا پتا نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت(رانا محمد ارشد):جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ باب پاکستان ایک تاریخی جگہ ہے جب پاکستان بنا تھا توالحمد للہ۔۔۔

MR SPEAKER: Order Please, Order please. Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت(رانا محمد ارشد):جناب سپیکر!باب پاکستان ایک important جگہ ہے اور تاریخی مقام کی حیثیت رکھتی ہے۔الحمد للہ جب 14۔اگست 1947 کو پاکستان بنا تھا تو جو لوگ ہجرت کر کے آئے تھے ان کا اس جگہ پر ٹھہراؤ تھا اور یہاں پر 70 لاکھ کے قریب لوگ آئے تھے اور وہ لوگ تھے جن میں سے کسی کا باپ ادھر رہ گیا تھا اور کسی کا بیٹا۔ستمبر 2005 میں اس وقت کی گورنمنٹ نے یہ منصوبہ آرمی کو hand over کیا تھا۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:No point of order آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت(رانا محمد ارشد):جناب سپیکر!میں عرض کر رہا ہوں کہ ستمبر 2005 میں اس وقت کی پنجاب گورنمنٹ کے انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ نے باب پاکستان کا منصوبہ پاک آرمی کے handover کر دیا تھا اور تقریباً 275۔ارب روپے کی رقم fix کر دی گئی تھی۔اس کا ٹھیکہ ہو گیا،اس کے کنٹریکٹر نے وہاں پر جو کام کیا ہے اس بارے اب پنجاب گورنمنٹ نے ایک لیٹر لکھا ہے کہ اس کی progress کم ہے۔۔۔

MR SPEAKER: Will you listen please, let him speak.

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!تھوڑی سی کرسی ادھر کر لیں اور پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر:میں نے floor ان کو دیا ہے۔آپ تشریف رکھیں۔بڑی مہربانی،بہت شکریہ مجھے ان کی بات سننے دیں۔جی،فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت(رانا محمد ارشد):جناب سپیکر!ہم باب پاکستان کے منصوبے کو مکمل کرنا چاہتے ہیں۔باب پاکستان کے پروگرام میں سابقہ وزیراعلیٰ غلام حیدر وائیں(مرحوم) کی بڑی contribution تھی اور انہوں نے 1991 میں پوری proposal بنوائی اور اس میں تقریباً 960 کنال جگہ ہے،الحمد للہ ہم اس پر کام کرنا چاہتے ہیں۔حکومت پنجاب نے اب پاک آرمی کو لیٹر لکھا ہے اور

انشاء اللہ جب یہ سکیم ہمارے handover ہوتی ہے تو ہم فوری طور پر اس پر عمل شروع کر دیں گے اور اچھی تاریخی بلڈنگ بنائیں گے۔

MR SPEAKER: Question hour is over now.

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع گوجرانوالہ میں ویٹرنری ہسپتالوں و دیگر اداروں سے متعلقہ تفصیلات

***7454: چوہدری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں ویٹرنری ہسپتال، ڈسپنسریز اور لیبارٹریز کہاں کہاں پر قائم کی گئی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال ڈسپنسریز اور لیبارٹریز ابھی تک الٹرا ساؤنڈ اور ایکسرے مشین سمیت دیگر بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع گوجرانوالہ میں لیبارٹریز کا دائرہ کار ابھی تک تحصیل کی سطح تک نہ بڑھایا گیا ہے؟

(د) اگر مندرجہ بالا اجزاء کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک ان مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں قائم ویٹرنری ہسپتال، ڈسپنسریز اور لیبارٹریز کی تفصیل Annexure-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال، ڈسپنسریز اور لیبارٹریز ابھی تک الٹرا ساؤنڈ اور ایکسرے مشین کی بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔

(ج) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ ضلع گوجرانوالہ میں لیبارٹریز کا دائرہ کار ابھی تحصیل کی سطح تک نہ بڑھایا گیا ہے۔

(د) حکومت پنجاب محکمہ لائیوسٹاک کی ترویج و ترقی پر بڑے زور و شور سے عمل پیرا ہے اور جلد ہی حکومت ان مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

صوبہ میں آلو کی پیداوار و دیگر متعلقہ تفصیلات

*7660: **ملک محمد احمد خان:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں سال 2012 سے 2015 تک آلو کی پیداوار کتنی ہوئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران آلو کی قیمت حکومت نے کیا مقرر کی تھی؟

(ج) ان سالوں کے دوران آلو کی کاشت پر فی ایکڑ اندازاً کتنی رقم کسانوں کی خرچ ہوئی اور ان کو ان سالوں کے دوران کتنی رقم فی ایکڑ اس فصل سے موصول ہوئی؟

(د) کیا آلو کی فروخت سے جو آمدن ہوئی وہ کسانوں کی خرچ کردہ رقم سے زیادہ ہے یا کم؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) صوبہ پنجاب میں سال 2012 سے 2015 تک آلو کی پیداوار اس طرح رہی:

سال	پیداوار (ہزار ٹن)
2011-12	3235.3
2012-13	3639.1
2013-14	2743.3
2014-15	3839.3

(ب) حکومت پنجاب آلو کی قیمت مقرر نہیں کرتی بلکہ آلو کی قیمت مارکیٹ میں طلب و رسد کے مطابق خود ہی طے ہوتی ہے۔

(ج) ان سالوں کے دوران پنجاب میں آلو کی کاشت پر فی ایکڑ اوسطاً خرچ اور فی ایکڑ حاصل ہونے والی آمدن اس طرح رہی:

سال	فی ایکڑ خرچہ (روپوں میں)	فی ایکڑ پیداوار (40کلوگرام)	قیمت فی40کلوگرام (روپوں میں جنوری تااپریل میں آلو کی اوسط مارکیٹ قیمتیں)	فی ایکڑ آمدن (روپوں میں)	بچت فی ایکڑ (روپوں میں)
2011-12	90317	202.00	505.50	102111	11794
2012-13	76857	242.70	514.20	124796	47939
2013-14	84269	200.09	1222.30	244570	160301
2014-15	106429	261.12	553.00	144399	37970

(د) جیسا کہ جز(ج) میں دیئے گئے گوشوارہ سے ظاہر ہے کہ آلو کی فی ایکڑ آمدن فی ایکڑ خرچ سے زیادہ ہے لیکن اس بات کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے کہ آلو کی برداشت کے وقت اس کی مقامی منڈی میں قیمت کیا تھی۔ لہٰذا یہ اوسط تمام کاشتکاروں پر ایک ہی وقت میں لاگو نہیں کی جاسکتی۔

ضلع لیہ: انگورا گوٹ فارم سے متعلقہ تفصیلات

*7817: سردار قیصر عباس خان مگسی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لائیو سٹاک انگورا گوٹ فارم رکھ خیروالہ ضلع لیہ کی کل کتنی اراضی ہے، کتنی اراضی پر ناجائز قابضین کا قبضہ ہے کیا حکومت پنجاب ناجائز قابضین سے یہ سرکاری زمین واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ب) کیا قبل ازیں ان ناجائز قابضین سے زمین واگزار کرانے کے لئے محکمہ لائیو سٹاک نے کوئی کارروائی کی ہے نیز اس سرکاری رقبہ سے محکمہ کو سالانہ کتنی آمدن ہوتی ہے؟

(ج) لائیو سٹاک انگورا گوٹ فارم میں کتنے سرکاری ملازم تعینات ہیں اس وقت مذکورہ فارم میں موجود جانوروں کی تعداد کتنی ہے اور وہ کون کون سی نسل کے ہیں؟

(د) مذکورہ فارم کے سالانہ اخراجات کی تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ یہاں پر تمام قبضہ جات سرکاری اہلکاروں نے کروائے ہیں اور اب وہاں پر لوگوں نے مکانات تعمیر کرکے بستیاں آباد کر رکھی ہیں۔ محکمہ نے ان قبضہ کروانے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے تو بیان کی جائے اگر نہیں لائی گئی تو اس کی وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) لائیوسٹاک انگورا گوٹ فارم رکھ خیروالہ ضلع لیّہ کی کل اراضی 14,472 ایکڑ ہے۔ 222 ایکڑ 5 کنال 8 مرلے پر ناجائز قابضین کا قبضہ تھا۔ محکمہ نے امسال 192 ایکڑ 3 کنال ناجائز قابضین سے یہ سرکاری زمین واگزار کرواکر فارم کے قبضہ میں لے لی ہے اور باقی 30 ایکڑ 2 کنال 8 مرلے بھی جلد ہی واگزار کروالی جائے گی۔

(ب) فارم انتظامیہ نے ناجائز قابضین کو متعدد بار نوٹسز جاری کئے اور متعدد لوگوں کے خلاف ایف آئی آرز درج کروائی گئیں۔اس سلسلہ میں ضلعی انتظامیہ لیّہ اور جھنگ سے خط وکتابت جاری ہے۔فارم ہذا کو سال 16۔2015 کے دوران ایک کروڑ 51 لاکھ پانچ ہزار روپے آمدن کا محکمہ کی طرف سے ٹارگٹ دیا گیا جبکہ فارم ہذا نے محکمہ کو ایک کروڑ 75 لاکھ 57 ہزار 390 روپے آمدن دی ہے۔

(ج) لائیوسٹاک انگورا گوٹ فارم میں کل 86 ملازمین تعینات ہیں اس وقت مذکورہ فارم میں موجود جانوروں کی کل تعداد 1363 ہے۔اس وقت فارم پر تھلی اور مندری نسل کی بھیڑیں / ناچی، دیرہ دین پناہ، ٹیڈی، نکری بکریاں اور کراس بریڈ گائے موجود ہیں۔

(د) مذکورہ فارم کے سال 16۔2015 کے اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے:

کل بجٹ	تنخواہ	دیگر اخراجات	کل خرچہ
4,82,47,700 روپے	2,66,96,700 روپے	2,15,51,000 روپے	4,82,47,700 روپے

(ہ) کوئی بھی سرکاری اہلکار ناجائز قبضہ کروانے میں ملوث نہ ہے۔

باب پاکستان والٹن روڈ لاہور کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*7992: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اطلاعات وثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) باب پاکستان والٹن روڈ لاہور کا منصوبہ کب، کتنی لاگت سے شروع کیا گیا تھا آج تک اس پراجیکٹ پر کتنی رقم سال وار خرچ ہوئی ہے اس منصوبہ کا کتنا کام ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے۔ کون کون سا کام موقع پر ہوا ہے؟

(ب) اس پراجیکٹ کے لئے حکومت پنجاب نے کتنی اراضی فراہم کی تھی اس کا خسرہ نمبر، ایکڑ نمبر اور مربع نمبر بتائیں؟

(ج) کتنی اراضی اس منصوبہ کی کمرشل ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس منصوبہ کی کمرشل اراضی آگے لیز پر دی گئی ہے۔اگر ہاں تو یہ کمرشل اراضی کب، کس کی اجازت سے کس فرد یا پارٹی کو دی گئی ہے اور کتنی رقم اس سے حاصل کی گئی ہے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ اس منصوبہ کے ڈیزائن میں تبدیلی کی جارہی ہے۔اگر ہاں تو ڈیزائن میں تبدیلی کی وجوہات کیا ہیں۔یہ تبدیلی کس کی اجازت سے کن وجوہات کی بناء پر کی جارہی ہے؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ اس منصوبہ کی جو کمرشل اراضی لیز پر دی گئی ہے وہ اربوں روپے کی ہے۔کیا حکومت اس بابت نیب سے انکوائری کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) 2006 میں پاکستان آرمی نے حکومتِ پنجاب کے ساتھ ایک معاہدے کے تحت باب پاکستان منصوبے کی تعمیر کا آغاز کیا۔اس منصوبے پر لاگت کا تخمینہ 2447.370 ملین روپے لگایا گیا تھا۔پاک آرمی کے مطابق اب تک اس پراجیکٹ پر 940.929 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔پراجیکٹ کے سٹرکچر کا 60 فیصد کام جبکہ تمام پراجیکٹ کا 28 فیصد کام ہوا ہے۔موقع پر مونومنٹ بلاک، چادر بلاک، چہار باغ، پلنیئر ڈیک، انٹری بلاک اور پانی کی ٹینکی زیرِ تعمیر ہیں۔جبکہ لڑکے اور لڑکیوں کے دو ہائی سکول تکمیل کے بعد ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔

(ب) اس پراجیکٹ کے لئے حکومت پنجاب نے 936 کنال اراضی فوج اور بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن سے لے کر دی ہے جس میں سے 820 کنال اراضی موضع رکھ کوٹ لکھپت (خسرہ نمبر (23/50/1,119/44/1,121/45/1,125/51/1,49,48,47,46,43,42

اور 116 کنال موضع امر سدو (خسرہ نمبر 1,3,2/2,4/4) ہے

(ج) باب پاکستان کے منصوبہ کی کوئی اراضی کمرشل نہ ہے۔

(د) باب پاکستان کے منصوبہ کی کوئی اراضی لیز پر نہیں دی گئی ہے۔

(ہ) باب پاکستان کے منصوبے کی لاگت کو کم کرنے کے لئے اس کی دوبارہ منصوبہ بندی باب پاکستان کے بورڈ آف گورنر کی ہدایات کے مطابق درج ذیل سطور پر زیرِ غور ہے۔منصوبے کا ڈیزائن کم خرچ اور سادہ ہوگا۔موجودہ سٹرکچر کو زیادہ سے زیادہ استعمال کرتے ہوئے تعمیرات

کو کم کیا جائے گا۔ منصوبے کو مزید کھلا اور سرسبز بنایا جائے گا غرضیکہ ایسا منصوبہ تیار کیا جائے گا جو اپنے اخراجات بھی خود برداشت کرے اور شہریوں کو ایک ایسی مرکزی جگہ مہیا کرے جہاں بوڑھے اور جوان سب ایک ہی نقطہ نظر یعنی تحریک پاکستان کے شہیدوں، گمنام کارکنوں اور ہجرت کے جانثاروں کی طرف متوجہ ہوں۔ درحقیقت یہ منصوبہ پایۂ تکمیل کے بعد تحریک پاکستان کے شہیدوں اور گمنام کارکنوں کی صحیح معنوں میں ترجمانی اور عکاسی کرے گا۔

(و) باب پاکستان کے منصوبہ کی کوئی اراضی لیز پر نہیں دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

الحمرا آرٹس کونسل کے لئے مختص شدہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

445: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الحمرا آرٹس کونسل لاہور کے لئے سال 14۔2013 کے دوران کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا؟

(ب) الحمرا آرٹس کونسل لاہور نے متذکرہ دو سالوں کا فنڈ کہاں کہاں اور کس کس مد پر کتنا خرچ کیا، الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب گورنمنٹ نے سال 13-2012 میں لاہور آرٹس کونسل کے لئے -/48,634,000 روپے کے فنڈ مختص کئے ہیں۔

پنجاب گورنمنٹ نے سال 14۔2013 میں لاہور آرٹس کونسل کے لئے -/58,568,000 روپے کے فنڈ مختص کئے ہیں۔

(ب) الحمرا آرٹس کونسل لاہور کے گزشتہ دو سال میں مدوار اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

مدوار	2012۔13	2013۔14
تنخواہ	26,956,000	3,5439,000
ٹیلیفون	800,000	800,000
پانی	400,000	300,000
بجلی	13,000,000	13,000,000
ٹی اے ملازمین	__	100,000
پٹرول	3,500,000	4,500,000

سٹیشنری	—	50,000
اخبار رسالے کتابیں	130,000	145,000
ایڈورٹائزنگ/پبلسٹی	581,000	640,000
پروگرامنگ	2,662,000	2,928,000
دیگر متفرقات	605,000	666,000
میزان	48,634,000	58,568,000

نوٹ: پنجاب گورنمنٹ کی گرانٹ کے علاوہ باقی اخراجات لاہور آرٹس کونسل نے خود اپنے وسائل سے پورے کئے اور اس کے علاوہ ترقیاتی اخراجات کی مد/دیگر مد میں فنڈ نہیں ملے۔

صوبہ بھر میں عجائب گھر سے متعلقہ تفصیلات

447: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں کل کتنے عجائب گھر کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

(ب) صوبہ پنجاب میں موجود عجائب گھروں میں سرکاری ملازمین کی کل کتنی تعداد ہے، ان کے نام، عہدہ و گریڈ سے اس ایوان کو مطلع کیا جائے؟

(ج) صوبہ پنجاب کے عجائب گھروں میں کل کتنے مستقل ملازم ہیں اور کتنے ملازم عارضی طور پر کام کر رہے ہیں، الگ الگ تفصیل مع عہدہ و گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ انفارمیشن اینڈ کلچر کے صوبہ پنجاب میں کل تین عجائب گھر ہیں:

1۔ لاہور عجائب گھر ضلع لاہور میں پنجاب یونیورسٹی کے علامہ اقبال کیمپس کے بالکل سامنے مال روڈ پر واقع ہے۔

2۔ بہاولپور عجائب گھر سنٹرل لائبریری روڈ بہاولپور میں واقع ہے۔

3۔ لائل پور عجائب گھر یونیورسٹی روڈ بالمقابل ضلع کونسل فیصل آباد میں واقع ہے۔

(ب)

1۔ لاہور عجائب گھر میں سرکاری ملازمین کی تعداد 137 ہے۔ جن کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ بہاولپور عجائب گھر میں کام کرنے والے ملازمین کی کل تعداد 53 ہیں جن کی تفصیل Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3۔ لائل پور عجائب گھر میں اس وقت 15 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل Annex-E ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

1۔ لاہور عجائب گھر میں 137 ملازمین مستقل بنیاد پر کام کر رہے ہیں۔جب کہ کوئی ملازم عارضی طور کام نہیں کر رہا ہے۔ تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ بہاولپور میوزیم میں 43 مستقل ملازمین اور 10 کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3۔ لائل پور عجائب گھر میں اس وقت 15 ملازمین عارضی طور پر کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل Annex-E ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل سانگلہ ہل میں کھالہ جات کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1277: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل سانگلہ ہل میں سال 15۔2014 کے دوران کھالہ جات کو پختہ کرنے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ب) جن کھالہ جات کا کچھ حصہ پختہ کر دیا گیا ہے کیا محکمہ بقایا حصہ کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) سال 15۔2014 میں تحصیل سانگلہ ہل، ضلع ننکانہ صاحب کے چار کھالہ جات کو پختہ کیا گیا جن پر 53 لاکھ 89 ہزار 460 روپے لاگت آئی اور اتنی ہی رقم مختص کی گئی تھی۔

مالی سال 16۔2015 میں تین کھالہ جات کو مذکورہ تحصیل میں پختہ کیا گیا جس پر 43 لاکھ 99 ہزار 963 روپے لاگت آئی جبکہ مالی سال 17۔2016 سے 20۔2019 تک ہر سال تین کچے کھالوں کو پختہ کرنے کا منصوبہ ہے بشرطیکہ متعلقہ زمینداران اس کام کے لئے محکمہ کو درخواست دیں۔

(ب) محکمہ زراعت، حکومت پنجاب نے Annual Development Programme کے تحت "کھالوں کی اضافی پختگی کا منصوبہ" برائے سال 16۔2015 تا 20۔2019 شروع کیا ہوا ہے۔اس منصوبے کے تحت وہ کھالہ جات جن کی پہلے سے 30 فیصد تک اصلاح و پختگی ہو چکی ہے، کو 50 فیصد تک پختہ کیا جا رہا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گوشت اور دودھ کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

1347: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 2015 میں ناقص و مضر صحت گوشت بیچنے والے افراد کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں شہریوں کو خالص دودھ کی فراہمی یقینی بنانے اور دودھ کی یومیہ پیداوار بڑھانے کے لئے محکمہ کی طرف سے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 2015 میں ناقص و مضر صحت گوشت بیچنے والے افراد کے خلاف جو کارروائی عمل میں لائی گئی۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

گوشت ضائع کلوگرام	ایف آئی آر	جرمانہ (روپے)
1517	11	2,06,500

(ب) شہریوں کو خالص دودھ کی فراہمی یقینی بنانے کی ذمہ دار پنجاب فوڈ اتھارٹی ہے۔ یہ ادارہ ضلع بھر میں شہریوں کو ناقص یا ملاوٹ شدہ دودھ فراہم کرنے والے افراد کے خلاف کارروائی عمل میں لاتا ہے۔ ان کو بھاری جرمانے اور جیل بھیجنے کی سزا دیتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں دودھ کی یومیہ پیداوار بڑھانے کے لئے محکمہ لائیوسٹاک نے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

1. فارمرز کو جانوروں کی دیکھ بھال سے آگاہی کے لئے مفت مشورے دیئے جاتے ہیں۔
2. ویٹرنری ہسپتالوں کے انچارج ڈاکٹر مہینے میں 2 دفعہ فارمرز ڈے کا اہتمام کرتے ہیں۔
3. جانوروں کو موسمی بیماریوں سے بچاؤ کے لئے وقت پر ویکسین کی جاتی ہے۔ محکمہ نے پنجاب کے باقی اضلاع کی طرح اس ضلع میں بھی بیماریوں سے بچاؤ کے لئے جانوروں کو ویکسین تین فیزز میں کی ہے۔
4. محکمہ سر توڑ کوشش کر رہا ہے کہ دودھ پیدا کرنے والے فارمرز کو اقتصادی نقصان سے بچانے کے لئے عملی اقدامات کرے اور اسی کاوش میں خشک دودھ کی امپورٹ ڈیوٹی بڑھانے کے لئے منسٹر فنانس کو گزارشات جمع کروائی گئیں ہیں۔ خشک دودھ کی امپورٹ پر ڈیوٹی ختم ہونے تک دودھ کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ مشکل ہے۔

5. جانوروں کو سال میں کم از کم دو دفعہ کرم کش ادویات پلانے کا مشورہ دیا جاتا ہے اور محکمہ کی طرف سے جانوروں کو کرم کش ادویات مفت پلائی جاتی ہیں۔
6. متوازن ونڈا کا استعمال اور اس کو بنانے کی ترکیب کے بارے میں معلومات دی جاتی ہیں۔
7. ڈیری فارم کا انتظام بہتر طریقے سے چلانے کے لئے فارم کی تعمیر، جانوروں کی خریداری اور اخراجات کا تخمینہ تیار کرنے تک تمام راہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔
8. ڈیری فارم اور دودھ کی بہتر پیداوار لینے کے لئے فارمرز کو جدید ٹیکنالوجی کو اپنانے کے مشورے دیئے جاتے ہیں۔
9. بیماری کی صورت میں محکمہ ہذا ان کو مفت طبی مشورہ جات اور علاج معالجہ کی سہولت بھی فراہم کرتا ہے۔
10. بہتر غذائی اہمیت کے چارہ جات کاشت کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔
11. جانوروں کی آنے والی نسلوں کو بہتر پیداواری صلاحیت کا حامل بنانے کے لئے اعلیٰ کوالٹی کا سیمن مہیا کیا جاتا ہے نیز مصنوعی نسل کشی کی سہولت میسر کی جاتی ہے۔

ضلع گوجرانوالہ میں جانوروں کے لئے خریدکردہ ویکسین سے متعلقہ تفصیلات

1382: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 16-2015 میں ضلع گوجرانوالہ میں جانوروں کی مختلف بیماریوں سے تحفظ کے لئے کون کون سی ویکسین کتنی مقدار میں کہاں سے خرید کی گئی اور اس پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ب) مذکورہ ضلع میں کتنے جانوروں کے لئے ویکسین خریدی گئی اور کتنے جانوروں کی ویکسینیشن کی گئی؟

(ج) مذکورہ ضلع میں جانوروں کی ویکسینیشن وٹرنری ہسپتالوں میں کی گئی یا مویشی مالکان کے گھروں ڈیروں یا فارموں پر جا کر کی گئی، ویکسینیشن پر فی جانور کتنی فیس وصول کی گئی؟

(د) مذکورہ ضلع میں جانوروں کی ویکسینیشن کے لئے 16-2015 میں کتنا ٹارگٹ دیا گیا اور اس دیئے گئے ٹارگٹ کا کتنے فیصد حاصل کر لیا گیا، تفصیلات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) سال 16۔2015 میں ضلع گوجرانوالہ میں جانوروں کی مختلف بیماریوں سے تحفظ کے لئے کسی قسم کی کوئی ویکسین نہیں خریدی گئی اور نہ ہی اس پر کوئی رقم خرچ ہوئی۔ بلکہ مطلوبہ ویکسین محکمہ لائیوسٹاک نے صوبائی حکومت کے بجٹ سے خرید کر مہیا کی۔

(ب) سال 16۔2015 میں ضلع گوجرانوالہ میں جانوروں کی مختلف بیماریوں سے تحفظ کے لئے ویکسین صوبائی محکمہ لائیوسٹاک نے مہیا کی جو ضلع بھر میں جانوروں کو لگائی گئی جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ویکسین	تعداد جانوراں (خوراک)
1	گل گھوٹو ویکسین	10,70,140
2	منہ کھر ویکسین	91,220
3	بھیڑ/بکریوں کی انتڑیوں کے زہر کی ویکسین	2,85,050
4	بکریوں میں پی پی آر کی ویکسین	2,50,000
5	مرغیوں میں رانی کھیت (لوسوٹا) کی ویکسین	6,00,000
6	مرغیوں میں رانی کھیت کی ویکسین	7,50,000
7	منہ کھر بیماری سے بچاؤ کے لئے سیرم	411

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں جانوروں کی ویکسینیشن مویشی پال مالکان کے گھروں، ڈیروں اور فارمز پر جاکر کی گئی اور ویکسین کی کوئی فیس وصول نہ کی گئی۔

(د) ضلع گوجرانوالہ سال 2006 کی مال شماری کے مطابق جانوروں کی ویکسینیشن کے لئے 16۔2015 میں جو ٹارگٹ دیا گیا اس کو 100 فیصد کامیابی سے حاصل کیا گیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ویکسین	ٹارگٹ سال 16–2015	حاصل شدہ ٹارگٹ
1	گل گھوٹو ویکسین	8,52,991	10,70,140
2	منہ کھر ویکسین	80,000	91,220
3	بھیڑ/بکریوں کی انتڑیوں کے زہر کی ویکسین	2,69,292	2,85,050
4	بکریوں میں پی پی آر کی ویکسین	2,69,292	2,50,000
5	مرغیوں میں رانی کھیت (لوسوٹا) کی ویکسین	7,02,269	6,00,000
6	مرغیوں میں رانی کھیت کی ویکسین	7,02,269	7,50,000
7	منہ کھر بیماری سے بچاؤ کے لئے سیرم	بوقت ضرورت	411

ضلع ننکانہ صاحب میں شائع ہونے والے اخبارات سے متعلقہ تفصیلات

1383: جناب طارق محمود باجوہ۔ کیا وزیر اطلاعات وثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں چھپنے والے روزنامہ، ہفت روزہ اور ماہانہ علاقائی اخبارات کی تعداد اور یہ کس کس نام سے شائع ہوا ہے؟

(ب) جو غیر رجسٹرڈ شدہ اخبار شائع ہوتے ہیں اور جھوٹی بے بنیاد خبریں شائع کر کے لوگوں کو بلیک میل کرتے ہیں کیا محکمہ ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں شائع ہونے والے کل علاقائی اخبارات کی تعداد پانچ ہے۔ جن میں چار روزنامے اور ایک دوماہی اخبار شامل ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔	روزنامہ	نیشنل رپورٹ
2۔	روزنامہ	مارچ
3۔	روزنامہ	ایک پاکستان
4۔	روزنامہ	سماج رائے
5۔	دوماہی	بلند جہاں

(ب) محکمہ اطلاعات پنجاب کے پاس غیر رجسٹرڈ شدہ اور جھوٹی، بے بنیاد خبریں شائع کرنے والے اخبارات کے خلاف خود کارروائی کا کوئی اختیار نہ ہے تاہم اس نوعیت کی شکایات پر متعلقہ ڈی سی اوز کارروائی کا اختیار رکھتے ہیں اور محکمہ اطلاعات کی جانب سے بھی ایسی شکایات متعلقہ ڈی سی او کو برائے کارروائی ارسال کر دی جاتی ہیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: اخبارات سے متعلقہ تفصیلات

1401: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر اطلاعات وثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ سے 32 علاقائی اخبارات شائع ہوتے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ان اخبارات کو سال 15۔2014 اور سال 16۔2015 کے دوران کتنی رقم کے اشتہارات دیئے گئے؟

(ج) کیا حکومت شائع ہونے والے ان اخبارات پر چیک اینڈ بیلنس کا کوئی نظام رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں شائع ہونے والے علاقائی اخبارات کی کل تعداد 35 ہے۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹوبہ ٹیک سنگھ سے شائع ہونے والے علاقائی اخبارات کو حکومت پنجاب کی طرف سے سال15۔2014اور سال16۔2015کے دوران کوئی بھی اشتہار جاری نہ ہوا ہے۔

(ج) پریس، نیوز پیپرز، نیوز ایجنسیز اینڈ بکس رجسٹریشن آرڈیننس2002 کے تحت محکمہ تعلقات عامہ پنجاب، اخبارات کی باقاعدگی سے اشاعت پر نظر رکھتا ہے اور خلاف ورزی کی صورت میں متعلقہ ڈی سی او کو رپورٹ بھجوائی جاتی ہے۔متعلقہ ڈی سی او اس پر کارروائی کا مجاز ہے۔

سال2008تا2015:زرعی اجناس کی امدادی قیمتیں اور متعلقہ دیگر تفصیلات

1409:ملک محمد احمد خان:کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)سال2008تا2015ہر سال گندم،آلو،کپاس،گنا اور دیگر اجناس کی امدادی قیمت کیا تھی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کھاد اور دیگرin puts کی قیمت کیا تھی؟

(ج) کیا زرعی اجناس جن کا ذکر اوپر جز(الف)میں کیا گیا ہے ان کی قیمت کس شرح سے بڑھی اور کھاد و دیگرin puts میں کس شرح سے اضافہ ہوا؟

(د) کیا حکومت زرعی اجناس کی قیمتوں میں بھی اسی شرح سے اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس شرح سے کھاد، زرعی ادویات و دیگرin puts میں اضافہ ہوا ہے؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) وفاقی حکومت صرف گندم کی امدادی قیمت مقرر کرتی ہے جبکہ صوبائی حکومت کی طرف سے صرف گنا کی قیمت مقرر کی جاتی ہے۔درج بالا سالوں میں گندم اور گنا کی فی40 کلو گرام قیمتیں لف(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔جبکہ آلو،کپاس و دیگر اجناس کی امدادی قیمتیں حکومت مقرر نہیں کرتی۔

(ب) 2008سے2016تک کھادوں اور دیگر زرعی مداخل کی قیمتیں(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) اس جز کا جواب جز(الف و ب)کے گوشواروں میں دے دیا گیا ہے۔

(د) کھادوں کی قیمتیں کم کرنے کے لئے وزیر اعظم سبسڈی پروگرام 2015 کے تحت فاسفورس کھادوں(DAP, NP, SSP & NPK) پر 20۔ارب روپے کی سبسڈی کا اجراء کیا گیا۔اس پروگرام کے تحت ڈی اے پی کھاد پر 500روپے فی بوری جبکہ دیگر کھادوں کی قیمت میں بھی خاطر خواہ کمی کی گئی۔اس پروگرام کے باعث پنجاب میں ربیع 16۔2015 کے دوران فاسفورسی کھادوں کے استعمال میں سابقا سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 36 فیصد اضافہ ہوا۔تاہم اسی مدت کے دوران یوریا کھاد کے استعمال میں 23 فیصد کمی نوٹ کی گئی۔

متذکرہ بالا حقائق کی روشنی میں وفاقی حکومت نے صوبوں کی مشاورت سے وفاقی بجٹ 17۔2016 میں فاسفورس کھادوں کی سبسڈی کو تسلسل سے جاری رکھنے کے ساتھ نائٹروجنی کھادوں یعنی یوریا اور امونیم نائٹریٹ پر بھی سبسڈی کا اعلان کیا ہے۔اس پروگرام کے باعث یوریا کھاد پر 390 روپے سبسڈی دے کر قیمت 1400 روپے فی بوری اور ڈی اے پی کھاد پر 300 روپے کمی کے ساتھ 2500 روپے فی بوری مقرر کی گئی ہے۔

علاوہ ازیں زمینداروں کو ٹیوب ویل سے سستے پانی کی فراہمی کے لئے بجلی کے ریٹ 8 روپے 35 پیسے فی یونٹ کو کم کر کے 5 روپے 35 پیسے فی یونٹ کر دیا گیا ہے جو کہ فصل پر آنے والی لاگت کو کم کرنے کی جانب انتہائی اہم قدم ہے۔

محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے کھادوں کی رعایتی قیمت پر فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے ایک مربوط نگرانی کا نظام رائج کیا ہے جس کے تحت ان کھادوں کی فراہمی کی صورتحال اور قیمتوں کی مستقل بنیادوں پر نگرانی کی جارہی ہے

گجرات:ڈنگہ ویٹرنری ہسپتال کی بہتری کے لئے اقدام

1414:میاں طارق محمود : کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈنگہ گجرات میں جانوروں کا ایک ہسپتال موجود ہے جس میں گھوڑوں کی مصنوعی نسل کشی وافزائش سنٹر کی بھی تمام سہولتیں موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ہسپتال کی بلڈنگ بہت خراب ہے اور اس ہسپتال کی کچھ جگہ کسی اور محکمہ کو دے دی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پورے علاقہ میں نایاب نسل کا ایک ہی ادارہ ہے جس پر محکمہ کی کوئی توجہ نہ ہے؟

(د) کیا محکمہ لائیوسٹاک جانوروں کی دیکھ بھال کے لئے اس ہسپتال کی improvement کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) یہ درست ہے کہ ڈنگہ گجرات میں جانوروں کا ہسپتال موجود ہے اس ہسپتال میں گھوڑوں کی افزائش نسل کی قدرتی ملائی کی سہولت موجود تھی لیکن سال 2012 میں نسل کشی کرنے والا گھوڑا مر گیا جس کی وجہ سے یہ سہولت اب دستیاب نہ ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ اس ہسپتال کی بلڈنگ خستہ حال تھی لیکن اب اس ہسپتال کی بلڈنگ نئی بن رہی ہے جس میں ایک ہی چھت کے نیچے ویٹرنری ہسپتال اور مرکز مصنوعی نسل کشی ہو گا جو مویشی پال حضرات کو سہولیات فراہم کرے گا اور مرکز مصنوعی نسل کشی کی جگہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کو گرلز ہائر سیکنڈری سکول کی تعمیر کے لئے سیکرٹری لائیوسٹاک نے NOC جاری کر دیا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ علاقہ میں نایاب نسل کا ایک ہی ہسپتال ہے کیونکہ اس علاقہ میں اس کے علاوہ ویٹرنری ہسپتال جوڑا، ویٹرنری ڈسپنسری نور جمال اور اتووالہ واقع ہیں جن کی عمارتیں اچھی حالت میں ہیں جو علاقہ کے جانور پال حضرات کو حفاظتی ٹیکہ جات، علاج معالجہ اور جانوروں کی پرورش کے بارے میں جدید معلومات سارا سال بہم پہنچاتے ہیں۔

(د) محکمہ کا یہ ادارہ، وزیر اعلیٰ پنجاب کی خصوصی توجہ سے جدید ہسپتال اور مصنوعی نسل کشی سنٹر ایک چھت کے نیچے تمام شعبہ جات مویشی پال حضرات کو فراہم کر رہا ہے جس کے لئے 29 ملین روپے کے فنڈز مختص کئے گئے ہیں اور سال 16-2015 سے تعمیر کا کام جاری ہے جس کی مدت تکمیل اٹھارہ ماہ ہے۔

فیصل آباد آرٹس کونسل سے متعلقہ تفصیلات

1428: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد آرٹس کونسل میں عملے کی کتنی اسامیاں ہیں، سکیل سمیت تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ب) فیصل آباد آرٹس کونسل میں کس کس شعبہ جات میں کام ہو رہا ہے؟

(ج) اس آرٹس کونسل کے لئے سال 16-2015 میں کس کس مد میں کتنا بجٹ مختص کیا گیا، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) کل اسامیاں 22

تفصیلات

نمبر شمار	نام اسامی	پے سکیل	تعداد	صورتحال
1	ریزیڈنٹ ڈائریکٹر	18	1	
2	پروگرام آفیسر	17	2	خالی
3	آفس اسسٹنٹ	16	1	
4	اکاؤنٹنٹ	16	1	
5	سینئر کلرک	14	1	
6	جونیئر کلرک	11	1	
7	سٹورکیپر	9	1	
8	الیکٹریشن	8	1	کنٹریکٹ پالیسی کے تحت تعینات شدہ
9	اے سی آپریٹر	8	1	کنٹریکٹ پالیسی کے تحت تعینات شدہ
10	لائٹ اینڈ ساؤنڈ آپریٹر	8	1	کنٹریکٹ پالیسی کے تحت تعینات شدہ
11	دفتری	5	1	
12	سٹیج ایڈ شدہ	4	1	کنٹریکٹ پالیسی کے تحت تعینات شدہ
13	نائب قاصد	2	2	
14	پیغام رساں	1	1	یومیہ اجرت ملازم تعینات
15	سکیورٹی گارڈ	1	2	کنٹریکٹ پالیسی کے تحت تعینات شدہ
16	چوکیدار	1	2	ایک اسامی پر یومیہ اجرت ملازم تعینات
17	خاکروب	1	2	ایک اسامی پر یومیہ اجرت پر ملازم تعینات

(ب) فیصل آباد آرٹس کونسل میں علاقائی ثقافت کی ترویج ترقی کے لئے متعلقہ شعبہ جات (ادب، فائن آرٹس، میوزک، ڈرامہ) پر کام ہو رہا ہے۔ متعلقہ شعبہ جات کی ترویج و ترقی کے لئے جنوری 2015 تا جون 2016 کے دوران فیصل آباد آرٹس کونسل کی (ادبی، ڈرامیٹک، میوزیکل اور فائن آرٹ سے متعلق) ثقافتی سرگرمیوں / پروگرام کی تفصیل درج ذیل ہے:

شعبہ	تعداد پروگرام جنوری تا جون2016
میوزک	27
مذہبی	27
فائن آرٹس	6
ڈرامیٹک	13
سپانسر	2
ادب	49
کل پروگرام	124

(ج)

نمبر شمار	تنخواہ ملازمین	6570838/-
1۔	اجرت یومیہ ملازمین	648050/-
2۔	ڈاک اور ٹیلیگراف	15000/-
3۔	ٹیلیفون اور ٹرنک کالز	128032/-
4۔	سوئی گیس بلز	30430/-
5۔	بل پانی	98707/-
6۔	بل گیس	638736/-
7۔	ریٹ اینڈ ٹیکسز	4000/-
8۔	سفری الاؤنسز	9000/-
9۔	پی او ایل چارجز	162998/-
10۔	سٹیشنری	325000/-
11۔	اخبارات	5000/-
12۔	ثقافتی سرگرمیاں	1594658/-
13۔	خرید پلانٹ، مشینری، کمپیوٹرز	27000/-
14۔	فرنیچر اینڈ فکسر	28000/-
15۔	آفس بلڈنگ	3000000/-
16۔	کل	12992859/-

ضلع اوکاڑہ: چک فیض آباد میں ویٹرنری سنٹرز کا قیام

1482: ملک محمد وارث کلو: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک فیض آباد، طاہر خورد، کوٹ شیر خان، اسلام آباد، علی گڑھ، کھولے مرید تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں کوئی ویٹرنری ڈسپنسری یا ہسپتال نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ چکوک میں جب کوئی جانور بیمار ہوتا ہے تو اس کو 15 کلو میٹر دور بصیر پور شہر لے جانا پڑتا ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت چک فیض آباد میں ویٹرنری ہسپتال یا ڈسپنسری بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) چک فیض آباد، طاہر خورد، کھولے مرید ویٹرنری ڈسپنسری محمد نگر سے صرف 2تا3 کلو میٹر کے فاصلے پر ہیں۔ ڈسپنسری محمد نگر کا عملہ ان چکوک میں سروس مہیا کر رہا ہے۔ تاہم کوٹ شیر خان، اسلام آباد، علی گڑھ کا فاصلہ بصیر پور ہسپتال سے تقریباً 4تا5 کلو میٹر ہے۔ ڈسپنسری بصیر پور کا عملہ ان چکوک میں ویٹرنری سروسز مہیا کر رہا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) مذکورہ چکوک کے نزدیک ترین ڈسپنسری محمد نگر اور ہسپتال بصیر پور پہلے ہی ان لوگوں کے جانوروں کا علاج معالجہ اور ویکسین اور دیگر سروسز مہیا کر رہے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا ایک بہت ضروری سوال ہے اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ اب نہیں ہو سکتا،

Thank you very much, Question Hour is over now.

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ میرے سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: میں اب pending نہیں کر سکتا۔ اب dispose of ہو گئے ہیں۔

Question Hour is over now.

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ایک ایک سوال پر اتنے ضمنی سوال ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: میں اس میں کیا کروں؟ وہ بھی آپ کے ساتھی ہیں میں ان کے بارے میں کچھ نہیں کہتا۔ وقفہ سوالات کا جتنا ٹائم ہے اس میں جتنے سوالات آئیں گے وہ لے لئے جائیں گے باقی نہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے on the floor of the House باب پاکستان کے حوالے سے انتہائی غلط بیانی کی ہے۔ میری ایک تحریک التوائے کار ہے میں ریکارڈ درست کروانا چاہتا ہوں کہ باب پاکستان کے لئے پچھلے آٹھ سال سے حکومت پنجاب نے ایک penny بھی جاری نہیں کی۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ وائیں صاحب نے شروع کیا تھا بالکل غلام حیدر وائیں صاحب نے شروع کیا تھا یہ ایک تاریخی یادگار تعمیر ہونی تھی۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ تحریک التوائے کار لائیں پھر اس کو دیکھیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ میری بات سن لیں! پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے ہیں کہ ہم مکمل کرنا چاہتے ہیں اور اس پر 3۔ارب روپیہ لگ گیا ہے۔ وہاں تو باب پاکستان کی بلڈنگ میں گدھے، گھوڑے اور دیگر جانور بندھے ہوئے ہیں اور انہوں نے اس پورے plan کو کالعدم قرار دے دیا ہے اور ایک نئی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ اس پر میری ایک تحریک التوائے کار بھی ہے۔

جناب سپیکر: آپ تحریک التوائے کار لکھ کر لائیں تو ہم ان سے جواب لیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! انہوں نے غلط بیانی کی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر پارلیمانی سیکرٹری غلط بیانی کرے گا اور on the floor of the House کھڑے ہو کر کہے گا کہ ہم باب پاکستان بنا رہے ہیں لیکن وہاں پر تو آٹھ سال سے کام رکا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ یہ تحریر میں لے کر آئیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ایک ارب روپیہ خرچ کرنے کے بعد وہ تاریخی عمارت اسی طرح نامکمل ہے۔ ہم یہ شہدائے پاکستان کے ساتھ انتہائی زیادتی کر رہے ہیں اسے مکمل ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، آپ لکھ کر لائیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ اپنا ریکارڈ درست کریں۔ان کے پاس معلومات نہیں ہیں۔اگر ان کے پاس معلومات نہیں ہیں تو کہتے کہ میں fresh معلومات کے ساتھ سوال کا جواب دوں گا لیکن یہاں کھڑے ہو کر غلط بیانی تو نہ کریں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔بہت شکریہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا سوال باب پاکستان کے ہی متعلقہ ہے آپ اس سوال کو pending کر دیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں اس کی تصحیح کرنا چاہتی ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! مجھے موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کو موقع دے رہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میرے لئے قائد حزب اختلاف انتہائی قابل احترام ہیں۔میری گزارش ہے کہ یہ تاریخی مقام ہے اگر یہ لیٹر ان کے پاس نہیں ہے تو میں ان کی خدمت میں یہ 19۔ستمبر 2005 کا لیٹر پیش کر دیتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: ان کو تحریک التوائے کار لے کر آنے دیں۔جب میرے پاس کوئی تحریری بات آ جائے گی تو پھر میں پوچھوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اس وقت کی گورنمنٹ نے یہ منصوبہ آرمی کو handover کیا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کی بات مزید نہیں سنوں گا I am not listening بڑی مہربانی آپ بیٹھیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ میرا سوال pending کر دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ جی! نہیں آپ بار بار اس طرح نہ کریں۔مجھے رپورٹیں پیش کرنے کی اجازت لینے دیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ایک ایک سوال پر اتنے اتنے ضمنی سوال ہوئے ہیں اس لئے آپ میرا سوال pending کر دیں۔

جناب سپیکر: بھائی! آپ کیا کر رہے ہیں، آپ کا یہ کیا طریقہ ہے اور آپ کو کس نے floor دیا ہے؟ آپ کا یہ طریقہ اچھا نہیں ہے۔ جب ٹائم ختم ہو گیا ہے تو میں اس کا کیا کروں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ایک ایک سوال پر دس دس ضمنی سوال ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: میں تو کوشش کرتا ہوں کہ تین سے زیادہ ضمنی سوال نہ کریں۔ آپ آپس میں بیٹھ کر بات کر لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ جی، نہیں۔ مجھے یہ پیش کرنے دیں اس کے بعد بات کریں میں آپ کی بات سنتا ہوں۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کورم پورا کرا دیں۔

جناب سپیکر: کیا کرا دیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ایوان میں کورم پورا کرا دیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے کورم point out کر دیا ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: تمام معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ باؤ اختر علی مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر 6261، 6787، 7108، 7109، 7122 اور 7124 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. Starred Question No. 6261 asked by Mian Tahir, MPA, (PP-69)
2. Starred Question No. 6787 asked by Mr Amjad Ali Javaid, MPA (PP-86)
3. Starred Question Nos. 7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)
4. Starred Question No.7122 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)
5. Starred Question No. 7124 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. Starred Question No. 6261 asked by Mian Tahir, MPA, (PP-69)
2. Starred Question No. 6787 asked by Mr Amjad Ali Javaid, MPA (PP-86)
3. Starred Question Nos. 7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)
4. Starred Question No.7122 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)
5. Starred Question No. 7124 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. Starred Question No. 6261 asked by Mian Tahir, MPA, (PP-69)
2. Starred Question No. 6787 asked by Mr Amjad Ali Javaid, MPA (PP-86)
3. Starred Question Nos. 7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)
4. Starred Question No.7122 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)
5. Starred Question No. 7124 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب امانت اللہ خان شادی خیل، مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، جناب امانت اللہ خان شادی خیل!

نشان زدہ سوالات نمبر 3254، 3529، 3690، 4400، 6778 اور 6950 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب امانت اللہ خان شادی خیل: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. Starred Question Nos. 3529, 3690, 4400 and 6778 asked by Mr Amjad Ali Javaid, MPA (PP-86)

2. Starred Question No. 3254 asked by Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, MPA (PP-188)
3. Starred Question No. 6950 asked by Mr Abu Hafs Muhammad Ghiyas-ud-Din, MPA (PP-133)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. Starred Question Nos. 3529, 3690, 4400 and 6778 asked by Mr Amjad Ali Javaid, MPA (PP-86)
2. Starred Question No. 3254 asked by Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, MPA (PP-188)
3. Starred Question No. 6950 asked by Mr Abu Hafs Muhammad Ghiyas-ud-Din, MPA (PP-133)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. Starred Question Nos. 3529, 3690, 4400 and 6778 asked by Mr Amjad Ali Javaid, MPA (PP-86)
2. Starred Question No. 3254 asked by Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, MPA (PP-188)
3. Starred Question No. 6950 asked by Mr Abu Hafs Muhammad Ghiyas-ud-Din, MPA (PP-133)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، محترمہ عائشہ جاوید، مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 3527/2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

Starred Question No. 3527/2016 asked by Mr Amjad Ali Javaid, MPA (PP-86)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No. 3527/2016 asked by Mr Amjad Ali Javaid, MPA (PP-86)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No. 3527/2016 asked by Mr Amjad Ali Javaid, MPA (PP-86)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، میاں نصیر احمد، مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 2338/2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Question No. 2338/2014 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Question No. 2338/2014 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Question No. 2338/2014 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب محمد افضل گل، مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

زرعی امور و پالیسی، قرارداد نمبر 276 اور 238، زیرو آر نمبر 26 اور سوالات نمبر 7166 اور 7350 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد افضل گل: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. To review the Agriculture Affairs Policies in the Province
2. Resolution No. 276 moved by Mr Ahmad Khan Bhacher, MPA (PP-45)
3. Resolution No. 238 moved by Ch Amir Sultan Cheema, MPA (PP-32)

4. Zero Hour No. 26 moved by Malik Muhammad Ahmad Khan, MPA (PP-179)
5. Starred Question No. 7166 asked by Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA (PP-58)
6. Starred Question No. 7350 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. To review the Agriculture Affairs Policies in the Province
2. Resolution No. 276 moved by Ch Ahmad Khan Bhacher, MPA (PP-45)
3. Resolution No. 238 moved by Ch Amir Sultan Cheema, MPA (PP-32)
4. Zero Hour No. 26 moved by Malik Muhammad Ahmad Khan, MPA (PP-179)
5. Starred Question No. 7166 asked by Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA (PP-58)
6. Starred Question No. 7350 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. To review the Agriculture Affairs Policies in the Province
2. Resolution No. 276 moved by Mr Ahmad Khan Bhacher, MPA (PP-45)

3. Resolution No. 238 moved by Ch Amir Sultan Cheema, MPA (PP-32)
4. Zero Hour No. 26 moved by Malik Muhammad Ahmad Khan, MPA (PP-179)
5. Starred Question No. 7166 asked by Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA (PP-58)
6. Starred Question No. 7350 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ نے باب پاکستان کے حوالے سے ruling دی ہم نے اُس کا احترام کیا اور اُس کے اوپر stress نہیں کیا۔ گزارش یہ ہے کہ ہماری معلومات کے مطابق اس منصوبے پر 2006 سے کچھ کام ہوا۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب موجود نہیں ہیں جب وہ آجائیں گے تو میں پھر اس پر بات کرنے کے لئے آپ کو ٹائم دے دوں گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ میری بات سُن لیں کیونکہ آپ ایوان کے custodian ہیں اور on the floor of the House پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو یہ بات convey ہو جائے گی کہ یہ بات ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر کی بات نوٹ کی جائے اور متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری کو convey کیا جائے۔

باب پاکستان لاہور کے معاملات پر ایوان کی کمیٹی بنانے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس منصوبہ کے اوپر 2006 میں کام کا آغاز ہوا اور تھوڑی سی رقم لگانے کے بعد وہ منصوبہ تاحال pending ہے۔ اس وقت وہاں پر پوزیشن یہ ہے کہ وہاں گھوڑے گدھے بندھے ہیں اور سابقہ وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں نے باب پاکستان کو جس رُوح کے ساتھ design کرایا تھا اب وہ سارا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ اس وقت وہاں پر افواہیں ہیں کہ وہاں سو کنال کی پٹی جو بہت ہی کمرشل ہے اُس کی بندر بانٹ کا منصوبہ ہے۔ ہماری گزارش ہے کہ آپ اس معاملہ میں براہ راست مداخلت کریں اور اس پر ایوان کی ایک کمیٹی بنائیں کیونکہ یہ بہت ہی تاریخی اہمیت کا حامل معاملہ ہے۔ قائد حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے بھی ایک دو ممبران کو اس کمیٹی میں شامل کر کے اس معاملہ کو پورا proven کرنے کے بعد اس معزز ایوان میں اس کی رپورٹ آئے اور اس کا کوئی لائحہ عمل بنایا جائے۔ میں یہ بات بالکل دردمندی کے ساتھ کر رہا ہوں اس میں کوئی point scoring نہیں ہے۔ یہ بہت ہی اہم منصوبہ ہے اور مسلم لیگ نے ہی اس کو design کیا لیکن اب اس منصوبے کو بالکل کھوہ کھاتے میں ڈال کر بندر بانٹ کرنے کی سازش ہو رہی ہے لہٰذا میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس پر مہربانی فرمائیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر نے جو point raise کیا ہے میں اُس پر بات کرنی چاہ رہا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب نے تجویز دی ہے کہ آپ parliamentarians کی کمیٹی بنائیں کیونکہ یہ قومی اہمیت کا حامل ایک ایسا منصوبہ ہے جو سالہا سال سے زیر التواء ہی نہیں ہے بلکہ اُس منصوبے کا پورا design جسے ہمارے قومی مشاہیر نے اکٹھے ہو کر منظور کیا تھا جس میں تحریک پاکستان کے نامور لوگ اور سارے قائدین شامل تھے اُس design کو بھی تبدیل کیا جا رہا ہے اور جس طرح ڈاکٹر صاحب نے کہا وہاں پر ایک کمرشل پٹی بنائی جا رہی ہے، وہاں پلاٹ بن رہے ہیں جنہیں آگے lease کیا جائے گا اور اُس کو sustainable کا نام دیا جا رہا ہے کہ وہ اپنے اخراجات خود برداشت کرے گا۔ میں نے پچھلے اجلاس میں اس پر ایک تحریک التوائے کار بھی دی تھی جس کا جواب نہیں آیا تو آپ سے میری humble request یہ ہے کہ یہ ہم سب کی آخرت اور عاقبت کا بھی مسئلہ ہے تو آپ بھی اس کار خیر میں اپنا حصہ ڈالیں اور آپ اس پر parliamentarians کی ایک کمیٹی بنائیں جو اس منصوبے کے سارے خدوخال کو دیکھ کر اس معزز ایوان کے اندر اس کی رپورٹ پیش کرے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کی تحریک التوائے کار پر یقیناً عمل ہو گا اس کو ہم دیکھتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمد رفیق صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں جس سے محکمہ لائیو سٹاک، اس معزز ایوان، پورے صوبہ پنجاب اور محرک کا بھی بھلا ہو گا۔ معزز ممبر جناب امجد علی جاوید کے سوال نمبر 7413 پر آج on the floor of the House بحث ہوئی ہے اس سوال کے حوالے سے میں آپ کے توسط سے پوائنٹ آف آرڈر پر یہ گزارش کروں گا کہ اس سوال پر محرک نے اور نہ ہی وزیر موصوف نے توجہ دی ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ local bodies کے ہر الیکشن کے موقع پر ہر یونین کونسل کی ہیت بدل جاتی ہے، deforms ہو جاتی ہیں اور نئی delimitations ہو جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ لکھی پڑھی کوئی چیز لائیں۔ آپ کی مہربانی۔ آپ کی بات سن لی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ آگے بھی سن لیں کہ لائیو سٹاک کے لئے یہ بات کہی گئی کہ بہت سارے ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں workload زیادہ ہے تو جو بااثر لوگ ہیں انہوں نے فارم بنائے ہوئے ہیں۔ وہاں on call ڈاکٹر جاتے ہیں۔ غریب لوگ حیوانات کے شفاخانوں اور ہسپتالوں میں جا ہی نہیں سکتے کیونکہ وہ carriage کے اخراجات برداشت ہی نہیں کر سکتے اس لئے یہ کہنا کہ وہاں پر workload زیادہ ہے تو یہ ممکن نہیں ہے۔ میں نے ٹوبہ ٹیک سنگھ اور کمالیہ میں کوئی workload نہیں دیکھا۔ آخری بات نہایت اہم ہے کہ جو موبائل ہسپتال شروع کئے گئے ہیں یہ سیکرٹری لائیو سٹاک کا انتہائی اعلیٰ پروگرام ہے۔

جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ موبائل لائیو سٹاک ہسپتالوں کی تعداد کو بڑھایا جائے۔ یہ on call بھی جائیں اور routine میں بھی جائیں۔ میرے گاؤں میں ایک ہی موبائل ہسپتال آیا تھا جس میں تمام سہولیات موجود تھیں۔ آج سپیشلائزیشن کا دور ہے تو میری آپ کے توسط سے یہ درخواست ہے کہ سپیشلسٹ ڈاکٹر بھی تعینات کئے جائیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کی بات سن لی گئی ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آصف محمود صاحب!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک اہم issue پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے دنوں راولپنڈی میں ایک واقعہ پیش آیا ہے۔

جناب سپیکر: جو واقعہ ہوا ہے آپ اسے لکھ کر لائیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے تحریک التوائے کار جمع کرائی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: اگر آپ کی تحریک التوائے کار آئے گی تو اس پر بات ہو جائے گی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے دو منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: ایسے مناسب نہیں ہے۔ آپ اپنے وقت پر اپنی بات کریں گے تو اس وقت میں ضرور سنوں گا۔ اب تحاریک استحقاق کا وقت ہے آپ اپنا وقت ضائع نہ کریں اور میرا بھی نہ کریں۔ مہربانی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں تحریک التوائے کار کو out of turn لینے کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جب آپ کی تحریک التوائے کار آئے گی تو پھر بات سنیں گے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: یہ تحاریک استحقاق کا وقت ہے۔ آپ کی مہربانی۔ آپ تشریف رکھیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 16/33 محترمہ مدیحہ رانا کی ہے۔ جی، محترمہ! اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

تھانہ پیپلز کالونی فیصل آباد کے ایس ایچ او اور اے ایس آئی کا معزز ممبر کے ساتھ نامناسب روّیہ

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 19۔اگست 2016 کو میرے کچھ قریبی عزیزوں نے مجھے فون کیا اور بتایا کہ ان کے محلہ کا ایک بچہ گھر سے اکیڈمی گیا تھا اور اکیڈمی ٹائم کے بعد بھی گھر واپس نہ آیا۔ اس پر مقامی لوگوں نے احتجاج شروع کر دیا اور روڈ بلاک کر دی۔ احتجاج کے دوران پتا چلا کہ بچہ اپنی سوتیلی ماں کے تشدد کی وجہ سے گھر سے بھاگ گیا تھا۔ پولیس نے رات 3:00 بجے کے قریب اطلاع کی کہ بچے کو داتا دربار لاہور

سے تلاش کر لیا گیا ہے اور اس بچے کا باپ چند مقامی افراد کے ساتھ بچے کو لاہور سے لے آیا۔ مورخہ 20-اگست 2016 کو پولیس نے شیخ امجد رزاق صدر پی پی۔68 فیصل آباد اور چند دیگر افراد کو کاغذی کارروائی مکمل کرنے کے لئے تھانہ بلوایا اور تھانہ بلوا کر گرفتاری ڈالے بغیر امجد رزاق اور ایک اور شخص پر بے پناہ تشدد کیا۔ ہفتہ کی صبح دس بجے کے قریب میں نے سی پی او فیصل آباد کو فون کیا اور تمام واقعہ سے آگاہ کیا اور ان سے کہا کہ میں تھانہ جا رہی ہوں مجھے وہاں مسلم لیگی راہنما جو کہ پی پی۔68 کا صدر ہے اس سے ملنا ہے آپ ایس ایچ او کو اطلاع کر دیں۔ 10.30 بجے کے قریب میں تھانہ پیپلز کالونی پہنچی تو وہاں پر رانا غفار ایس ایچ او موجود ہی نہ تھا۔ وہاں انوسٹی گیشن کا سرفراز نامی اے ایس آئی موجود تھا۔

جناب سپیکر! میں نے اسے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ سی پی او صاحب نے تھانہ فون کیا تھا اور میں مسلم لیگی راہنما سے ملاقات کرنا چاہتی ہوں تو اس نے انتہائی بے ہودگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجھے کہا کہ جاؤ مل لو حالانکہ میں تو پہلی مرتبہ تھانہ گئی تھی اور مجھے تو حوالات کا بھی پتا نہیں تھا کہ حوالات کس طرف ہے۔ اے ایس آئی سرفراز کا روّیہ بہت گستاخانہ تھا اور میں نے اس صورتحال سے سی پی او صاحب کو بھی آگاہ کیا۔ میں نے وقوعہ کی ایف آئی آر کی کاپی مانگی جو کہ دو گھنٹے انتظار کے بعد ایک بجے کے قریب دی گئی۔ 1.30 بجے کے قریب ایس ایچ او تھانہ تشریف لائے اور انہوں نے رسمی تعارف کے بعد عجیب طرح سے میری پذیرائی کی اور مجھے بتایا کہ روڈ بلاک کے دوران وہاں پر کون کون سی گالیاں نکالی گئیں اور ایک خاتون ایم پی اے کو تھانہ کے اندر وہ تمام گالیاں جو روڈ بلاک کے دوران مقامی لوگوں نے نکالیں وہ مجھے سنائیں جس سے میرا سر شرم سے جھک گیا حالانکہ میں تو خود روڈ بلاک کرنے کی مخالف تھی اور مخالف ہوں۔ ایس ایچ او مجھے بہن کہہ کر میرے سامنے غلاظت بکتا رہا۔ میں گاہے گاہے سی پی او صاحب کو تمام باتیں بتاتی رہی۔ 4.30 بجے شام تک مجھے تھانہ میں بٹھائے رکھا۔ اس دوران ایس ایچ او مسلسل جھوٹ بولتا رہا اور گمراہ کن باتیں کرتا رہا۔ رات 9:00 بجے مجھے پتا چلا کہ ملزم کی تو گرفتاری ہی نہیں ڈالی گئی۔ حالانکہ ایس ایچ او مجھے کہتا رہا کہ میں ابھی بندے مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ ایس ایچ او کے اس طرح کے روّیے سے جو انہوں نے غلیظ گالیاں بک کر ایک خاتون ایم پی اے کے ساتھ اپنایا اس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں ایس ایچ او کے اس عجیب طرح کے attitude اور اشتعال انگریز روّیے پر سب سے پہلے گزارش کرتی ہوں کہ اس کا طبی معائنہ کرایا جائے چونکہ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ یہ انسان کسی mentally disturbance کا شکار ہے۔ میری یہ بھی درخواست ہے کہ میری تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے اور ایس ایچ او اور سرفراز نامی تفتیشی افسر کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب! کیا آپ اس کے بارے میں کچھ بتائیں گے ؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! آپ اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک استحقاق مجلس استحقاقات کے سپرد کی جاتی ہے۔ اس کی رپورٹ دو ماہ کے اندر ایوان میں پیش کی جائے گی۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 1073/15 سردار وقاص حسن مؤکل کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے۔ یہ محکمہ زراعت سے متعلقہ ہے۔ ڈاکٹر فرخ جاوید، وزیر زراعت اور رانا اعجاز احمد نون، پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ انہیں ابھی اطلاع کریں کہ اس تحریک التوائے کار کو کل تک pending کیا گیا ہے۔ دوسری تحریک التوائے کار نمبر 35/16 محترمہ باسمہ چودھری اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے۔ جناب تنویر اسلم ملک! یہ تحریک التوائے کار آپ سے متعلقہ ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میری request ہو گی کہ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جائے۔

جناب سپیکر: کب تک ؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے پچھلے سیشن میں بابِ پاکستان کے حوالے سے ایک تحریک التوائے کار پڑھی تھی اور مجھے کہا گیا تھا کہ آئندہ سیشن میں اس کا جواب آئے گا میرے ساتھ ڈاکٹر سید وسیم اختر کی تحریک التوائے کار بھی بابِ پاکستان کے حوالے سے تھی۔ ہم حکومت سے چاہتے ہیں کہ اس تحریک کے حوالے سے اگر کوئی جواب آیا ہے تو وہ ایوان میں پڑھ کے بتادیں کہ وہ کیا ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! اس تحریک التوائے کار کا نمبر بتائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے اور میاں صاحب نے تحریک التوائے کار بابِ پاکستان کے حوالے سے پیش کی تھی۔ میری تحریک پڑھی نہیں گئی تھی لیکن میں چاہتا تھا کہ میری تحریک بھی میاں صاحب کی تحریک کے ساتھ attach ہو جائے تاکہ اس کا اکٹھا ہی جواب آجائے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! جب آپ کی تحریک التوائے کار کا نمبر آئے گا تو جواب بھی آجائے گا۔ جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 321/16 پڑھی جا چکی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا لہٰذا خواجہ عمران نذیر آپ اس کا جواب دیں گے۔

لاہور کے تدریسی ہسپتالوں میں جان بچانے والی متعدد ادویات نایاب

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس کے ضمن میں عرض یہ ہے کہ اس تحریک التوائے کار میں درج ذیل ادویات میو ہسپتال کے میڈیکل سٹور میں موجود ہیں اور ہسپتال کے وضع کردہ طریق کار کے مطابق معالجہ کی تجویز پر روزانہ کی بنیاد پر یہ ادویات مریضوں کو بہم پہنچائی جا رہی ہیں۔ تاہم میگا کٹس کا استعمال بہت محدود ہے اور ضرورت مند مریضوں کو لوکل پرچیز اور ویلفیئر فنڈ سے مفت مہیا کر دی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری بھی ایک تحریک التوائے کار ہے۔

جناب سپیکر: آصف صاحب! ابھی جب آپ کی باری آئے گی پھر آپ کی بات سنوں گا کیونکہ ابھی آپ کا نمبر بہت دُور ہے۔ ابھی شاہ صاحب کی تحریک التوائے کار بھی پڑھی جانی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 306/16 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری ہیلتھ اس کا جواب دیں گے۔

گوجرانوالہ میڈیکل سٹوروں پر قوت بخش ادویات، ممنوعہ فوڈ سپلیمنٹ اور انجکشن کی سرعام فروخت جاری

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس کے ضمن میں عرض یہ ہے کہ قوت بخش ادویات جو کہ Anabolic steroids اور Nutritional Supplement کی تعریف میں آتی ہیں اور Milk Formula کے نام سے درآمد کی جاتی ہیں اور استعمال کے لئے دستیاب ہیں۔ کچھ نوجوان تن سازی اور فربہ ہونے کے لئے Allopathic Steroid انجکشن کے ساتھ ملا کر rapid تن سازی کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ Allopathic Steroid انجکشن ڈرگ ایکٹ 1976 کے تحت prescriptions items ہیں اور انہیں ڈرگ ایکٹ کے تحت regulate کیا جاتا ہے۔ Nutritional Supplement اور وِل فارمولا ڈرگ ایکٹ 1976 کے تحت ڈرگ کی تعریف میں نہیں آتے۔ 2012 میں Drap ایکٹ بنا تو ان کو Alternative Supplement Medicine Health and OTC Products کے زمرے میں لایا گیا اور Medicine Enlistment Rule 2014 اور Alternative کے تحت اس قسم کی پراڈکٹس بنانے والی کمپنیوں کو import/manufacturing کے لئے enlist کیا جا رہا ہے۔ یہ پراڈکٹس consumer items میں شمار ہوتی ہیں۔ "ایکسپریس نیوز" کی 20۔اپریل کی اس خبر کے بعد محکمہ صحت، حکومت پنجاب نے کارروائی کرتے ہوئے لاہور، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ میں متعدد samples برائے تجربہ ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کو بھیجے۔ رپورٹ آنے پر اگر ان پراڈکٹس میں Allopathic Ingredient یا Steroid موجود پایا گیا تو ان کے خلاف ڈرگ ایکٹ 1976/Drap ایکٹ 2012 کے تحت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ جہاں تک Allopathic Steroid انجکشنز کی سرعام بغیر نسخے کے خرید و فروخت کا تعلق ہے تو قانون ڈرگ laws کے مطابق میڈیکل سٹور کے مالک کو steroids کی خرید و فروخت کا ریکارڈ رکھنا لازم ہے اور اگر ریکارڈ میں کمی بیشی پائی جائے یا یہ شکایت موصول ہو کہ ریکارڈ رکھنے والے steroid انجکشن بغیر نسخے

کے فروخت کرتا ہے تو اس میڈیکل سٹور کے مالک کے خلاف سخت قانونی کارروائی کرتے ہوئے سٹور کا چالان کیا جاتا ہے اور سیل کر دیا جاتا ہے۔ محکمہ صحت حکومت پنجاب ایسے میڈیکل سٹورز جو narcotics اور steroids بغیر ریکارڈ اور بغیر نسخے کے بیچنے میں ملوث پائے گئے ہیں ان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 6445 میڈیکل سٹورز کا چالان بھی کیا گیا، 3414 کو بھی سیل کیا گیا اور ڈرگ کورٹس نے جرمانے اور سزائیں سنائی۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/298 ڈاکٹر محمد افضل، جناب احمد شاہ کھگہ اور محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔ پارلیمانی سیکرٹری ہیلتھ اس تحریک التوائے کار کا جواب دیں گے۔

گورنمنٹ ماڈل ٹاؤن ہسپتال لاہور کو سوسائٹی کی تحویل میں دینے سے ہزاروں مریض علاج معالجے سے محروم

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس کے جواب میں مجھے یہ عرض کرنی ہے کہ روزنامہ "نئی بات" 26۔اپریل 2016 کی جو خبر ہے وہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے اور معذرت کے ساتھ کسی غلط فہمی پر مبنی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ماڈل ٹاؤن ہسپتال کی جگہ ماڈل ٹاؤن سوسائٹی کی ملکیت تھی اور سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے 25۔مارچ 1985 کو یہ جگہ سوسائٹی سے 30 سال کے لئے لیز پر لی تھی اور لیز کی کاپی لف ہے۔ لیز کی مدت 25۔مارچ 2015 کو ختم ہو گئی پس ماڈل ٹاؤن سوسائٹی نے سٹی ڈسٹرکٹ سے یہ جگہ واپس لے لی۔ مزید برآں ماڈل ٹاؤن ہسپتال اب ماڈل ٹاؤن سوسائٹی کے زیر نگرانی کام کرے گا اور غریب مریضوں کو کسی قسم کی علاج معالجہ کے لئے دشواری کا سامنا ہے اور نہ ہی انشاء اللہ ہو گا۔ request یہ ہے کہ یہ خبر حقیقت پر مبنی نہ ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگر آصف صاحب آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھنا چاہتے ہیں تو پڑھ لیں کیونکہ ابھی شاہ صاحب کی بھی رہتی ہے۔ میاں صاحب والی تحریک التوائے کار کا جواب بھی آپ کو next week میں

لانا ہے۔ میاں صاحب کدھر گئے ہیں اور مجھے میاں صاحب کی تحریک التوائے کار بھی دکھائیں۔ پہلے آصف صاحب آپ اپنی تحریک پڑھ لیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار نمبر 16/622 ہے۔

جناب سپیکر: جی، پڑھ لیں۔

راولپنڈی میں لڑکے کو رہا کرانے کے لئے سیاسی لوگوں کا تھانہ پر حملہ

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ "دنیا" نیوز چینل مورخہ 16-08-12 کی خبر کے مطابق راولپنڈی میں ون ویلنگ کرتے ہوئے ایک لڑکے کو گرفتار کر لیا جب پولیس گرفتار کرکے اس لڑکے کو تھانے میں لے آئی تو علاقے کی ایک سیاسی شخصیت جناب حنیف عباسی سابقہ ایم این اے چند ساتھیوں کے ہمراہ پولیس سٹیشن پہنچ گئے اور سختی سے ایس ایچ او کو کہا کہ وہ لڑکے کو چھوڑ دے جبکہ علاقہ کے ایس ایچ او اصغر چانڈیو نے بتایا کہ یہ لڑکا ون ویلنگ کرتے ہوئے پکڑا ہے لیکن موصوف نے ایس ایچ او کی ایک نہ سنی ساتھیوں سمیت ایس ایچ او کو گالیاں دینا شروع کر دیں اور سابقہ ایم این اے کے ساتھیوں نے پولیس سٹیشن پر ہلہ بول دیا بعد ازاں حکومتی ایماء پر ایس ایچ او اصغر چانڈیو کو سزا کے طور پر معطل کر دیا اس واقعہ پر اہل علاقہ کی عوام نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ ایس ایچ او کو فوری بحال کیا جائے اور پولیس سٹیشن پر حملہ کرنے والے تمام افراد پر فوری مقدمہ درج کیا جائے لہٰذا میری استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں اس پر کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس پر بحث نہیں ہو سکتی اس تحریک التوائے کار کا جواب آئے گا تو پھر اس پر بات کریں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ پنجاب گورنمنٹ کا محکمہ ہے تو مجھے اس پر بات کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ جی، شاہ صاحب! آپ کی تحریک التوائے کار کہاں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرے پاس تحریک التوائے کار کی کاپی نہیں ہے وہ میں کل لے آؤں گا۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ٹھیک ہے آپ کی اور میاں محمود الرشید دونوں کی تحاریک کا جواب next week میں آ جائے گا۔

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2016

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance 2016.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance 2016.

MR SPEAKER: The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance 2016 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Transport with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) ایگریکلچر، فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی پنجاب 2016

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Agriculture, Food and Drug Authority (Amendment) Ordinance 2016.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Agriculture, Food and Drug Authority (Amendment) Ordinance 2016.

MR SPEAKER: The Punjab Agriculture, Food and Drug Authority (Amendment) Ordinance 2016 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Services and General Administration with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس بچوں کی ملازمت پر پابندی پنجاب2016

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Restriction on Employment of Children Ordinance 2016.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Restriction on Employment of Children Ordinance 2016.

MR SPEAKER: The Punjab Restriction on Employment of Children Ordinance 2016 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Labor and Human Resources with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں2016

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance 2016.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance 2016.

MR SPEAKER: The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance 2016 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Excise and Taxation with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس(تیسری ترمیم)مقامی حکومت پنجاب2016

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Local Government (Third Amendment) Ordinance 2016.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Local Government (Third Amendment) Ordinance 2016.

MR SPEAKER: The Punjab Local Government (Third Amendment) Ordinance 2016 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Local Government and Community Development with the direction to submit its report within two months.

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

مسودہ قانون(ترمیم)انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب2016

MR SPEAKER: Minister for Law to introduce the Infrastructure Development Authority of the Punjab (Amendment) Bill 2016.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Infrastructure Development Authority of the Punjab (Amendment) Bill 2016.

MR SPEAKER: The Infrastructure Development Authority of the Punjab (Amendment) Bill 2016 has been introduced in the House under

Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Communication and Works for report within two months.

مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی پنجاب 2016

MR SPEAKER: The Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2016. Minister for Law to introduce the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2016.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2016.

MR SPEAKER: The Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2016 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering for report within two months.

مسودہ قانون ہوم اکنامکس یونیورسٹی لاہور 2016

MR SPEAKER: The University of Home Economics Lahore Bill 2016. Minister for Law to introduce the University of Home Economics Lahore Bill 2016.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the University of Home Economics Lahore Bill 2016.

MR SPEAKER: The University of Home Economics Lahore Bill 2016 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education for report within two months.

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2016

MR SPEAKER: Minister for Law to introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2016.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2016.

MR SPEAKER: The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2016 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Excise and Taxation for report within two months.

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

اسمبلی اجلاس طے شدہ پارلیمانی کیلنڈر کے مطابق بلانے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ ہم نے یہاں پر بیٹھ کر تمام پارلیمانی لیڈروں اور ایوان کے consensus کے ساتھ ایک پارلیمانی کیلنڈر طے کیا تھا۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ معزز ممبران محترم قائد حزب اختلاف کی بات سنیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس کیلنڈر کی ابھی بسم اللہ ہونی تھی یعنی پہلا اجلاس 4۔اگست کو اس کیلنڈر کے مطابق call کیا جانا تھا جس کی وجہ سے ہمارے بہت سارے ساتھیوں بلکہ میں نے بھی اپنا سارا شیڈول اس کے مطابق ترتیب دیا ہوا تھا لیکن 4۔اگست کی بجائے 22۔اگست کو اسمبلی کا اجلاس طلب کیا گیا۔ میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ ہم ایسی چیزیں طے نہ کیا کریں اور اگر طے کریں تو پھر اس پر پابندی ہونی چاہئے لیکن یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اگر آپ نے یہی کرنا ہے تو پھر پہلے ایسے ہو ہی رہا تھا۔ سب لوگوں نے اپنا mind make up کیا کہ آئندہ دو چار ماہ کی فلاں فلاں مصروفیات ہیں اور ان ہفتوں یا ان دنوں میں اسمبلی in session ہو گی لہٰذا ہم نے اپنی کوئی مصروفیت

نہیں رکھنی اور کہیں نہیں جانا۔ ہم سب یہ توقع کر رہے تھے کہ 4۔اگست کو اسمبلی کا اجلاس ہے جس کی وجہ سے ہم نے اپنی چھٹیاں اور دیگر معمولات pending کر لئے۔ مجھے اپوزیشن کے کئی دوستوں کے فون آئے کہ 4۔اگست کو اجلاس ہے لیکن کسی کو کوئی اطلاع نہیں ہے۔ اگر آپ نے ایسا کرنا تھا تو کم از کم ایک ہفتہ پہلے سب ممبران کو intimate کرتے کہ کیلنڈر کے مطابق جو dates ہیں اس میں اسمبلی کا اجلاس نہیں ہو رہا۔ میرے ساتھ دو تین دن پہلے آپ نے بات کی تھی تو میں آپ کی یہ توجہ چاہوں گا کہ ہم کوشش کریں کہ جو چیزیں ہم نے کیلنڈر کے مطابق طے کی ہوئی ہیں کہ فلاں فلاں دنوں میں اسمبلی in session ہو گی تو اس پر ہم پابندی کریں اِلّا یہ کہ کوئی انتہائی ناگزیر مسئلہ پیش نہ آ جائے لیکن اس میں بھی تمام ایم پی اے صاحبان کو confidence میں لینا اور بتانا چاہئے تاکہ تمام لوگ اپنی مصروفیات کے تحت چلیں۔ ہمارے پانچ چھ اپوزیشن کے ایسے دوست ہیں جنہوں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ اگست کے شروع میں اجلاس ہے جو کہ 15 یا 20 دن چلے گا تو ان کی مختلف اپنی مصروفیات تھیں اور کئی ملک سے باہر ہیں لہٰذا میں چاہوں گا کہ آئندہ اس کو ensure کیا جائے کہ کیلنڈر کے مطابق جو ہم نے dates طے کی ہیں انہی دنوں میں اسمبلی in session ہو۔

جناب سپیکر: جی، میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ ذرا ایک منٹ تشریف رکھیں۔ میاں صاحب! پہلی بات تو یہ ہے کہ اجلاس کو شروع ہوئے آج تیسرا دن ہے لہٰذا آپ پہلے ان سے بات کر لیتے یا جب بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہو رہی تھی اُس وقت بھی آپ نے اس بات کو touch نہیں کیا اور پھر اگر آپ کو بہت زیادہ مجبوری تھی تو سپیکر اسی وقت اجلاس call کر سکتا ہے جب آپ کے پاس اتنی تعداد ہو جس سے سپیکر آپ کی بات سُن کر اجلاس طلب کر لے۔ باقی آپ ممبران کی مصروفیات ہیں، کیا نہیں ہیں تو میں نے خود اپنی مصروفیات کو ختم کیا اور مجھے نہیں پتا کہ آپ آپس میں کیا بات کرتے ہیں۔ جو بات میرے سامنے آتی ہے میں نے tentative date آپ کو دی تھی جس پر آپ تمام نے agree کیا۔ اس کے بعد جب ہمارے پاس اطلاع آئی تو ہم نے پہلے اس کے بارے میں اطلاع دے دی اور میں نے اپنے سیکرٹری کو کہا تھا کہ آپ قائد حزب اختلاف سے بات کر کے پھر اس کو آگے چلائیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ محترم قائد حزب اختلاف جس طرح سے بھی مناسب سمجھیں وہ بات کریں ہمیں ان کی بات کا بڑا احترام

ہے لیکن اس سلسلے میں یہ گزارش ہے کہ یہ tentative ایک کیلنڈر جو ہے جسے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں approve کیا گیا تھا، اب بعض اوقات کچھ چیزیں over look ہو جاتی ہیں اور بعد میں اگر وہ نوٹس میں آئیں تو ان کے اوپر consultation کر کے اس میں کوئی تبدیلی کبھی بھی نامناسب نہیں ہوتی۔ اب 4۔اگست سے اجلاس کا معاملہ آیا، اس سے پہلے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ بات دیکھی گئی تو اس وقت یہ بات over look ہوئی کہ ہماری آزادی کی تقریبات تقریباً یکم اگست سے شروع ہو جاتی ہیں اور 4، 5۔اگست کے بعد لوگ اپنے اپنے حلقوں اور شہروں میں مختلف قسم کی تقریبات منعقد کرتے ہیں۔ ہماری اسمبلی کے معزز ممبران کے حلقوں یا اضلاع کے لوگ بڑی تعداد میں بیرون ملک ہیں جہاں وہ ان تقریبات میں ممبران اسمبلی کو بطور مہمان خصوصی مدعو کرتے ہیں اس لئے وہ کافی بڑی تعداد تھی جن لوگوں نے اپنی ان باتوں کا اظہار کیا۔ اس کے اوپر مجھے یاد پڑتا ہے کہ شاید میری بھی قائد حزب اختلاف سے بات ہوئی لیکن میری آپ کے ساتھ بات ہوئی اور سیکرٹری اسمبلی کے ساتھ بات ہوئی۔ میں نے سیکرٹری اسمبلی کو کہا کہ یہ ساری چیزیں ہیں تو آپ ان کو قائد حزب اختلاف کے نوٹس میں بھی لائیں اور ان کے ساتھ discussion کے بعد اجلاس کو 14۔اگست کے بعد کر لیں۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر سیکرٹری اسمبلی سے یہ کوتاہی ہوئی ہے کہ انہوں نے قائد حزب اختلاف سے باوجود اس کے کہ میری بات بھی ہوئی ہے اور اگر انہوں نے بات نہیں کی تو استفسار کریں کہ انہوں نے قائد حزب اختلاف سے اگر بات نہیں کی تو کیوں نہیں کی اور اگر انہوں نے بات کی ہے تو پھر قائد حزب اختلاف کو اگر یہ بات یاد نہیں رہی تو پھر انہیں اس بات کو یاد دلانا چاہئے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔ سیکرٹری اسمبلی تین دن پہلے مجھے فون کر کے کہیں کہ فلاں فلاں فرد کی availability نہیں ہے اور ہم یہ اجلاس call نہیں کرنا چاہتے تو میں کیا کہتا کہ نہیں، آپ لازمی کریں۔ دیکھیں، یہ بات نہیں ہوتی۔ بات یہ ہے کہ بات کرنے کا کوئی طریقہ ہے، ہمارے یہ سارے ممبران ہیں جو کہ اپوزیشن کی چار پارلیمانی جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں جن کے پارلیمانی لیڈر ہیں۔ کیا میں سب کو الگ الگ اطلاع کرتا پھروں گا کہ 4۔اگست کو اجلاس نہیں ہو رہا اور آپ نے اپنی مصروفیات جو بھی رکھنی ہیں وہ رکھیں۔ میں صرف آپ

کی توجہ دلا رہا ہوں کہ ہم جو باتیں کہتے ہیں، ان کی اگر بسم اللہ ہی ہم نے غلط کر دی ہے تو ہم حتی الوسع کوشش کریں کہ اس پر عمل بھی ہو۔

جناب سپیکر: نعوذ باللہ نعوذ باللہ، بسم اللہ کو غلط نہیں کہا جا سکتا نعوذ باللہ۔ ہم غلط ہو سکتے ہیں، میں بھی غلط ہو سکتا ہوں اور آپ بھی غلط ہو سکتے ہیں لیکن بسم اللہ تو غلط نہیں ہو سکتی۔ اللہ خیر رکھے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آئندہ سے پارلیمانی کیلنڈر پر عملدرآمد کیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اس بارے میں دیکھیں گے اور آپ سے مشورہ کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! رانا صاحب بھی اس پر محنت کر رہے ہیں۔

زیرو آور نوٹس

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگر اجلاس کی تاریخ آگے پیچھے کرنی ہوئی تو آپ سے فون پر مشورہ کر لیا جائے گا۔ اب زیرو آور نوٹس شروع ہوتا ہے۔ پہلا زیرو آور کا نوٹس نمبر 16/34 میاں طاہر کا ہے جو کہ پڑھا جا چکا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے اس کا جواب دینا ہے۔

فیصل آباد میں آبادی کے لحاظ سے پولیس نفری میں اضافے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس زیرو آور کا جواب موصول ہو چکا ہے۔ ضلع فیصل آباد کی آبادی تقریباً 80 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ آخری تین سالوں کے crime کے اوسطاً 31342 مقدمات ہیں۔ ضلع فیصل آباد میں ضرورت نفری کی تفصیل درج ذیل ہے۔ انسپکٹر ضرورت نفری 122، منظوری نفری 83، کل نفری جس کی منظوری درکار ہے 39، موجودہ تعینات نفری 54 ہے۔ اسی طرح سب انسپکٹر 611، منظوری نفری 398، کمی نفری 213، موجودہ تعیناتی 271 ہے۔ اسسٹنٹ سب انسپکٹر 935، منظوری نفری 733، کمی نفری 202 اور موجودہ نفری 704 ہے۔ ہیڈ کانسٹیبل کل ضرورت 2261، منظوری نفری 1023، کمی نفری 1238، موجودہ

نفری 859 ہے۔ اسی طرح کانسٹیبل 21889، منظوری نفری 6465، کمی نفری 15424 اور موجودہ تعینات نفری 5856 ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ پہلے بات کر چکے ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! نہیں۔ میں نے اس پر کوئی بات نہیں کی۔ میری اس میں گزارش یہ ہے اور میرا مطالبہ یہ تھا کہ فیصل آباد کی آبادی تقریباً 90 لاکھ کے قریب ہے جس کے تناسب سے وہاں پر نفری کی کمی بہت زیادہ ہے۔ مختلف تاریخوں میں حکومت پنجاب اور آئی جی پولیس پنجاب کو letters لکھے گئے ہیں لیکن اس کے باوجود کوئی بھرتی نہیں کی گئی۔ میری حکومت سے on the floor of the house گزارش ہے کہ فیصل آباد کی آبادی بڑھتی جا رہی ہے اس لئے مہربانی کر کے تھانوں کی تعداد بڑھائی جائے جس کے لئے ملازمین چاہئیں تو وہ ملازمین نئے بھرتی کئے جائیں۔ وہاں پر کانسٹیبلوں کی 2600 سیٹیں خالی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ انہوں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ مہربانی آپ کی اور مجھے آگے بڑھنے دیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! وہ 2600 سیٹیں منظور شدہ خالی پڑی ہیں۔ اسی طرح اے ایس آئی کی سیٹیں فیصل آباد کے اندر تقریباً 290 خالی پڑی ہیں جن کی بھرتی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہونی ہے۔ اسی طرح۔۔۔

MR SPEAKER: Order in the House, Order in the House.

میاں طاہر: جناب سپیکر! اسی طرح سب انسپکٹر کی سیٹیں ہیں۔

جناب سپیکر: وہ ساری اُن کے پاس موجود ہیں وہ اُس کے بارے میں کوشش کر رہے ہیں

میاں طاہر: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہ ان سے on the floor of the House commitment لے کر دے دیں کہ یہ بھرتی آئندہ مالی سال کے دوران کی جائے گی تاکہ شہریوں کو امن وامان کے حوالے سے کوئی problem نہ ہو۔

جناب سپیکر: آپ باہر بیٹھے تھے میں کیا کرتا جب پارلیمانی سیکرٹری بتا رہے تھے آپ اُن سے بات کر لیتے اُس وقت آپ کو موجود رہنا چاہئے تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے خود بتایا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نفری کی کمی کے سلسلے میں متعدد بار اپنی چٹھیاں تحریر کر چکا ہے تو ہم دوبارہ گورنمنٹ کو pursue کرتے ہیں جو نہی فنڈز ملے ہم نفری پوری کر دیں گے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔اس زیرو آور نوٹس کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے، اگلا زیرو آور نوٹس نمبر 38/16 محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے۔جی، اس کا جواب منسٹر صاحب دیں۔

حکومت بہار کالونی میں پینے کا صاف پانی فراہم کرنے میں ناکام

(۔۔۔جاری)

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! شکریہ۔بہار کالونی کے علاقے کو مسلسل پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے کسی بھی علاقے میں گندے پانی کی شکایت پر فوری کارروائی کی جاتی ہے اور شکایت کا جلد از جلد ازالہ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس زیرو آور نوٹس کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا زیرو آور نوٹس نمبر 79/16 شیخ علاؤالدین آپ کی ہے اسے پڑھ دیں۔

ایف سی کالج لاہور سے متصل گلبرگ۔II کے رہائشی علاقہ میں سکولوں کی بھرمار

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کو فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔معاملہ یہ ہے کہ ایف سی کالج سے متصل FCC بلاک گلبرگ۔II کا رہائشی علاقہ آج تمام بڑے سکولوں کا شکار ہے اور اب تک سات بڑے سکول و کالج بن چکے ہیں۔ایک سکول کی بڑی عمارت C-3 پر شروع ہوئی ہے۔کینال روڈ پر بے ہنگم ٹریفک کی وجہ سے علاقہ کے مکینوں اور ایف سی کالج جیسی عظیم درسگاہ کو شدید پریشانی کا سامنا ہے۔تحفظ ماحول اور ایل ڈی اے کی کمرشل پالیسی کو ایوان میں زیر بحث لایا جائے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اگر آج آپ کا موڈ اچھا ہو تو میں آپ سے کچھ عرض کر لوں۔

جناب سپیکر: میرا موڈ تو ہمیشہ اچھا ہوتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ایسی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ بالکل ٹائم ضائع نہ کریں آپ اپنی بات کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کا ٹائم کیوں ضائع کروں گا آپ اپنا dismissing attitude نہ رکھیں وقت کا کوئی کچھ پتا نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! حضرت علیؓ کا فرمان ہے کہ انسان ایک جیسے ہوتے ہیں اُن کو دولت اور اختیار بدل دیتا ہے خدا کے لئے میری بات کو سمجھیں مجھے اتنا حق ہے کہ میں آپ کو کہوں کہ dismissing attitude نہ کریں۔

جناب سپیکر: میرے اوپر آپ کیلئے کا حق نہیں ہے میرے اوپر تمام معزز ممبران کا حق ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اپنا حق واپس لیتا ہوں آپ آج میری بات کو سنیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب کے علم میں بھی یہ ہے کہ آج صبح کا واقعہ ہے کہ چار کنال کے ایک گھر پر ایک لاہور گرائمر سکول نالے کے اوپر بنا ہوا ہے آپ یقین کریں آج اُس کی جو گاڑیوں کی لائن تھی وہ ایم سی بی تک گئی ہوئی تھی یعنی تین فرلانگ تک گاڑیوں کی لائن تھی میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ یہ جو ایل ڈی اے کی کمرشل پالیسی ہے جس کے تحت انہوں نے ملٹی سٹوری بلڈنگ کو residential areas میں اجازت دی ہے اُس کو زیر بحث لایا جائے اور یہ منسٹر صاحب نے مہربانی کی اُس دن اتنا ٹائم مجھے دیا مجھے کو بلایا اور منسٹر صاحب نے یہ بات سمجھی۔

جناب سپیکر! اگر کوئی commercial یا semi-commercial building کی اجازت بھی دی جاتی ہے تو اُس کے لئے صرف basement کا نقشہ پہلے دیا جاتا ہے اور basement کے نقشے کو دینے کے بعد ایل ڈی اے کی ٹیم اُس کو چیک کرتی ہے اور پھر گراؤنڈ فلور کا نقشہ دیتی ہے۔ اس معاملے میں موقع پر بلڈنگ کا grey structure کھڑا ہو گیا۔ اس پر جو علاقے کے لوگ ہیں وہ بہت پریشان ہوئے انہوں نے جب دیکھا کہ یہ roundabout سے صرف بیس فٹ کے اوپر کسی setback کے بغیر یہ بلڈنگ بنی آپ کو سن کر افسوس ہو گا کہ جو نئی پالیسی ہے اُس کے تحت اگر چار کنال کا کوئی پلاٹ ہے اُس کو multi storey flats بنانے کی اجازت دے دی گئی۔ Residential areas میں یہ جو کچھ ہم لاہور کے ساتھ کر رہے ہیں کیا آنے والی نسلیں اس پر ہمیں معاف کریں گی؟

جناب سپیکر! میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس کے اندر منسٹر صاحب کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنادیں اور یہ خود فیصلہ کر لیں انہوں نے اُس دن خود کہا کہ اس کو 72 فٹ تک height کی اجازت دی گئی ہے اب آپ بتائیں کے جہاں پر سڑک صرف 20 سے 25 فٹ ہو تو اُس کی height کی اجازت 72 فٹ ہو جب 500 گاڑیاں وہاں سے گزریں گی تو یہ جو اتنا بڑا ہمارے وزیر اعلیٰ کا سگنل فری کا منصوبہ ہے اب ایف سی کالج تک ٹریفک بند ہونا شروع ہو گئی ہے تو آپ اس پر مہربانی کریں ایک کمیٹی بنادیں اُن لوگوں کو بھی بلائیں جو stakeholders ہیں اور منسٹر صاحب اس کی سربراہی لے لیں اور یہ دیکھ لیں کہ لاہور کو overall کیا ہو رہا ہے۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کمیٹی کی بجائے اسے اپنے طور پر دیکھیں اور پھر اپنی رپورٹ پیش کریں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! رپورٹ آگئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر ! ایل ڈی اے کی موجودہ کمرشل پالیسی 1990 کی پالیسی کا تسلسل ہے جس میں بتدریج changing اور ترمیم کے بعد 2009 کے رولز frame کئے گئے ہیں جس کے تحت لاہور کی مختلف سڑکوں کو کمرشل declare کیا گیا ہے گلبرگ سکیم کو LDA Land Revenue Rules 2009 کے تحت re-classified کر کے commercial, institutional اور رہائشی زونز میں تقسیم کر دیا گیا ہے جس کا نوٹیفکیشن نمبر TP/LDA/590-S/1411/152 بتاریخ 01-02-2012 جاری ہو چکا ہے کے بمطابق re-classification plan FCC block institutional zone قرار پایا ہے جس میں تعلیمی ادارے ہسپتال دفاتر وغیرہ کھولے جا سکتے ہیں بشرطیکہ ان کی کمرشل فیس ادا کر دی گئی ہو۔ جہاں تک C-3 گلبرگ-II کا تعلق ہے یہ پلاٹ AK-2016 کو تعلیمی استعمال کے لئے کمرشل ہو چکا ہے اور اُس کا نقشہ بھی ایل ڈی اے سے پاس شدہ ہے کینال روڈ بمطابق ایل ڈی اے نوٹیفکیشن نمبر TP/LDA S/1506/2011 بتاریخ 29-06-11 frozen road کی لسٹ میں شامل ہے جس پر کسی قسم کی کمرشل سرگرمی کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اسی طرح گلبرگ کے re-classification کے پلان میں بھی کینال روڈ پر موجودہ پراپرٹیز کو residential zone

قرار دے دیا گیا ہے۔ مزید برآں کینال روڈ سگنل فری زون میں شامل ہے اور ظہور الٰہی روڈ جس پر پراپرٹی نمبر C-3 گلبرگ 2 واقع ہے کی توسیع بوجہ traffic load مکمل ہو چکی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ آپ نے اس کو اہمیت دی۔ میں اب صرف یہ چاہتا ہوں کہ اس نقشے کی بنیاد پر منسٹر صاحب کے علم میں بھی ہے کچھ لوگ suspend ہو چکے ہیں اور اب تحفظ ماحول کا محکمہ بھی وہاں پر الرٹ ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اپنے چیف کو بھی بلوائیں، ایل ڈی اے سے بھی کسی کو بلوائیں، شیخ علاؤالدین کو بھی بلائیں اور اُدھر کا جو سکول ہے ان کو بُلا کر within fortnight اس کا مجھے بتائیں گے کہ کیا بنا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جی، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی گئی کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس مورخہ 25۔اگست بروز جمعرات صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔